

اللّٰهُمَّ إِنِّي أُخْرِجُكُمْ مِّنْ دِيْنِكُمْ  
أَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ

سوانح حیات امام الطریفیتہ

السید عبدالباری شاہ  
عبدالباری شاہ

شیخ الطریفی الحجاج الحافظ حامد بن العلوی رحمۃ اللہ علیہ

مُرتبہ

حضرت شنا مولانا محمد سعید خاں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَوْلَى النَّاسِ بِحُبِّكَ لِأَنِّي حَتَّىٰ مَا  
عُذْتُ بِهِ لَا يَجِدُهُ أَحَدٌ وَلَا يَعْلَمُهُ  
مَنْ يَعْلَمُهُ مَا يَعْلَمُ

سوانح حیات امام الطریفیت

السید عبدالبرئ شاہ  
عبدالبرئ شاہ

عن

سوانح الطریفیت الحکیم الحافظ حامد حسن العلوی رحمہم اللہ علیہ

مرتبہ

حضرت مرشد و مولانا محمد سعید خاں حبیث رحمہم اللہ علیہ

## ترتیب

قرآن شریف کی تعلیم حاصل کرنا ۱۰	پیش لفظ ۶
ریوے میں طازمت ۱۸	تسبید ۱۰
شادی ۱۸	خاندان ۱۲
ایک خواب ۱۸	پیدائش ۱۲
ملازمت سے استغاثی ۱۹	پچھن کا زمانہ ۱۳
پیغمبر کی شکایت ۱۹	والد و اجد کا انتقال ۱۳
محبت الہی کا غلبہ ۲۰	بالگھر سے بھلی مقفل ہونا ۱۴
مرشد کی تلاش ۲۰	انیطیں دھننا ۱۵
مروجہ پری مردی سے قربہ ۲۱	بیتل میں سکونت اختیار کرنا ۱۶
چشتیہ سلسلے میں بیعت اور تعلیم ۲۱	پچھن کا ایک واقعہ ۱۶
ذکر میں ضد جو شفuoیت ۲۲	اسکول میں داخلہ ۱۷
حضرت خواجہ معین الدین شمسی سے ملاقات ۲۳	بیل چاندا ۱۸

ارشادات	۵۸
مریدین کے اسماے گرامی	۵۸
کلمات طیبات	۶۰
سلسلے کا تعارف	۶۲
وصایا شریعت	۶۳
پیغام علی	۶۶
چند کتابیت گرامی حضرت مرشدنا و ملا	
محمد سید خاں صاحب نمام ملائکہ ملک	
صاحب	۶۹
کشف و اشارة	۵۰
تصوف کی قوت	۵۱
کرامت	۵۲
کانزار	۵۳
بیعت کی رسم و ختم کرنے کی کوشش	۵۴
محاذ علوم ہر زماں	۵۴
قطب ارشاد ہر زماں	۵۵
حضرت پیر صاحب اور	
حضرت سید صاحب	۵۶
سلسلہ تبیخ و اشاعت	۵۷



معنویں مولیٰ مجید صاحبؒ کے ملاقات	۳
ایک دعوت	۳۹
اجودھیا میں تشریف آوری	۳۹
حضرت رسولنا غلام سلمانؑ سے ملاقات	۲۶
مجدوی سلسلہ کی تعلیم پازا	۴۰
حضرت مجدد صاحبؒ سے ملاقات	۴۰
ایک صاحب مزار سے توجہ	۴۰
حضرت بُشے پیر صاحبؒ خلافت پازا	۴۰
امام شافعی اور خواجہ نقشبندی فقیہ کا	۴۰
حضرت اوسی قنیؓ سے خلافت پازا	۴۱
ایک خوب	۴۱
ایک بندوبست سے ملاقات	۴۲
قطب مدار سے تعلیم پازا	۴۲
قطب مدار کا درجہ ملا	۴۳
کوہنده میں تشریف آوری	۴۴
حضرت مرشدنا پر نظر عنایت	۴۵
کوہنده کے دیگر عقیدیں	۴۶
جلال پور کے دو فلانی	۴۶
معنویں مولیٰ مجید صاحبؒ کے ملاقات	۴
ولایت کا درجہ ملا	۴۷
حضرت مجدد صاحبؒ کے ملاقات	۴۷
ایک صاحب مزار سے ملاقات	۴۷
حضرت مجدد صاحبؒ کے ملاقات	۴۷
وصال	۴۸
اولاد	۴۹
حضرت مرشدنا کو خلافت عطا کرنا	۴۹
حیدر شریعت	۵۰
سادگی	۵۱
تواضع و حاکمی	۵۲
حلم و بُرباری	۵۲
سرورات	۵۳
مرشد کا ادب و اخترام	۵۴
متولیین سے محبت	۵۴
متولیین کی ندائیت	۵۵
جبذب کی گیفت	۵۹

## پیش لفظ

اَخْمَدَ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّصَدِيِّ وَعَلَى الْأَئْمَاءِ  
وَالصَّحَابَةِ وَاتَّبَاعِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، اَمَّا بَعْدُ اَسْلَمَ جَلَّ شَانِهِ كَمَا يَتَوَلَّ كَاشِكَرَانَ كَمَا  
طَاقَتْ سَبَّابَرَهُ، اَسْ كَمْ مَهْرَبَانِيَانَ بَلْ شَارَبَیِنَ، اَسْ نَعْلَمَ كَمْ كُوْدَمَ سَبَّجَوْ  
مِنْ كِيَا اوْرَضَلَقَ كَمْ جَمْدَصَرَوْرَیَاتَ وَحَاجَاتَ كَاخْوَهَتَكَفَلَ بَنَا، وَمَا خَلَقَتْ اَجْنَسَ وَالْاَنْسَ  
مِنْ حَقِيقَتِ خَلَقَتْ اَوْرَكَنْتَ كَنْزَ اِمِنْ غَایَتِ وَجْدَوْ كَوْظَاهِرَ فَمَا يَنْزَهُ جَهَانَ بِدِيْتِ تَقْضِيَاتِ  
کَوْلُرَا کَرْنَے کَيْ لَيْ شَعُورِ اَسَانِيَ مِنْ اِلَيْسِ طَاقَتْ بَخْشِی کَذِيْمَنَ وَاسَانَ کَنْ نَعْتَولَ سَے  
اَپَنَارِزَقَ کِيْجَا کَرَکَ رَاحَتَ وَآرَافَمَ کَاسَامَانَ مَهْيَا کَرَے۔ اِسِیَ کَسَاتِھِ سَاتِھَ اَپَنَے  
فَضْلَ وَكَرْمَ سَرْوَهَانِیَ کَرِيدَ اَوْرَ باطَنِ تَكَلِّمَنَ وَاطِنِیَانَ کَسَ ذَرَائِعَ بَحْبِی پَیدَا کَيْهَ۔ اَوْ  
وَمَا خَلَقَتْ اَنْجَنَ وَالْاَنْسَ الَّا يَعْدُونَ (تَرْجِمَهُ)، اَوْ مِنْ نَجَنَ وَالْاَنْسَ کَوْصَرَوْ اِسَ لَيْهُ  
پَیدَا کَيَا ہَنَے کَوْهِرِی بَندِگِی کَرِيں۔

۲۔ کَنْتَ کَنْزَ اَنْجَنِیَا فَاصْبَهْتَ اَنْ اَعْرَفَ فَخَلَقَتْ اَخْلَقَ (تَرْجِمَهُ)، مِنْ اَكِيْنِيْخَانَهَ مَخَاهِيْنَ  
چَاہَکَهُ لُوكَ بُنْجَهَ جَانِيْسَ، اِسَ لَيْهُ مَخْلُوقَ کَوْپَیدَا کَيَا۔

نَادَرَ کَه اَفْقَاتِ مِنْ اِلَيْسِ اَعْتَيِنِسْ پَیدَا کَيِّسَ کَوْگَرَانَانَ انَ کَوْپَارَے اَوْرَفَانَهُ اَمْحَاتَے  
تَوْعَرَجَ کَه اَعْلَى مَلَرَجَ حَصَلَ کَرَے، اِسِی طَرحَ بِزَرْمَنَے مِنْ اِيْسَ بَالِمَالِ نَغْوِسِ قَدِيسَيْهُ  
مَكْمِي پَیدَا کَيْهَ جَرَانَ سَمَّلَ اَوْرَانَ کَتِيلَمَاتَ سَمَّهُ اَنْغَزَهُ، تَقْرَبَ کَه بَلَندَ  
مَقْعَدَهَ، پَنْجَے۔

ابرو بادو مر و خَر شِيدَ و فَلَكَ در کارَنَدَ

تاًونَانَے بَعْتَ اَرَى و بَعْلَمَتْ نَخْدُورِي

دِيَا اَنْتَدَابَ کَاْگَهُوا رَهَنَے۔ اِسِ مِنْ رِسْتَيِنِ بَدَلَتِ اَوْرَسِمِنِ اَجَاجَرَهِنِيَ رَهِيَ  
پِيْسَنْکِنِ جَسَ طَرحَ بَادَلَوْنَ کَاهِجُومَ اَيْكَسْمَجَدارَ کَوْسُورَجَ کَه وَجْدَهَ سَمَّکَتَهُ  
اوْرَسِيلَابِنِ طَلَلتَ کَه دَاهَنَهَهَ رَوْشَنِیَ سَمَّهُسَنِیْسَ کَرَسَکَتَهُ اِسِی طَرحَ عَلَمَ  
کَیِ سِلَ وَنَهَارَکَیِ تَبِدِیلِیَانَ، بَسَے دَنِیَ اَوْرَمَادَهَ پَرْتَسِی کَاظَاهِرِی عَرَوَجَ روْشَنَ دُوْحَنَ کَوْ  
نَوْرَالِهِیَ کَه طَرَحَتَهَ سَمَّاَنَتَهَ وَهِرَسَانَ نَهِيْسَ کَرَسَکَتَهُ، بَکَشَکَشَ حَقِيقَتَ کَیِ دَسِلَ  
ہَنَے اَوْرِیَہِ اِیْمَانِی سَرَمَلَتَ کَه خَلَقَتَ کَاَوْقَتَ ہَنَے، بَادَلَوْنَ کَیِ سِلَکَ اُورَگَشَاؤِنَ  
کَیِ کَرْتَتَلَکَیِکَ ہَوْشِیَارَکَسَانَ کَوْدَرَاتِیَ اَوْرَمَاِیَسَ نَهِيْسَ کَرَتَنِیَ بَلَکَارِیَهَ وَقَتَ  
مِنْ وَهَ اَپَنَے مَخْرُونَظَ بَیْجَوْنَ کَه تَوْلَنَے اَوْرَالَالَّاَشَوْنَ سَمَّهُ پَاَکَ کَرَنَے مِنْ لَكَ جَاتَنَے  
کِیْنَوْنَکَه وَسَمْجَهَتَنَے کَه رَحْمَتَ کَه نَزَلَ کَاَوْقَتَ قَرِيبَ ہَنَے اَوْرَاَکَرِمَوْقَعَ سَمَّهُ فَلَادَهَ  
حَصَلَ نَهِيْسَ کَیِاَگِیَ تَوْقَتَ بَاتَهَ سَنَکَلَ جَاتَے گَا۔ اِسِی طَرحَ اَنْتَدَابَ کَه دَوَرَ مِنْ  
دَلَوْنَ مِنْ مَاِیَسِیَانَ، اَعْمَالَ مِنْ ضَعَفَ، خَيَالَوْنَ مِنْ پَسْتِی اَوْرِقَيِنَ مِنْ تَمَبَدَبَ پَیدَا ہَنَے

وَرَأَوْلِيَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَحَدَّ مِنْكُمْ شَهَادَةً وَاللَّهُ لَا  
يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلَيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَعْلَمُ الْكَاوِفِينَ  
كَمَا سُرَقَ الْمَالُ هُنَّ اسْلَمُوا إِنَّمَا يَعْلَمُ بِمَا فِي الصُّحُوفِ  
مُخْلِصٌ بِاِدِيُّوں کے طریق کو اختیار کریں۔

إِنَّا لِلَّهِ الْغَفُورُ إِنَّمَا يَعْدُهُمُ الْمُؤْمِنُوْرُ كَمَا أَوْرَزَ مِنْ وَسَامَانَ كَمَا لَكَتْهُمْ عَزْتُ  
رُفْعَتْ عَطَافُرَمَاتَے گا بَسِيَّدِ عَبْدِ الْبَارِيِّ شَاهِ رَجَهْرَاسِ عَلِيِّهِ الْحَسْنَى وَسَجَيْنِيَّ كَمَذْكُرَه  
اسَّى عَرْضَ كَمَتْحَتَ لِكَهَا جَارِهِ بَنَے کَمَضْعُفَ كَمَنَانَ مِنْ آپَ کَمَاحَوَلَ بَعْثَتْ  
تَقْوِيَّتَ ہُوں، لوگ وقت کو خَنِيَّتْ سَجَيْنِيَّ اور اس کو صَحِّحَ مَصْرُوفَ مِنْ لَگَائِمِ۔  
وَمَا عَلِيَّا الْأَلَا الْبَلَاغُ

### مرتب

لے اور ضرور خالص کرے گا اللہ مومنوں کو اور تم میں سے شہید بنائے گا اور اسدر خالموں کو پسند  
نہیں کرتا اور ضرور خالص کرے گا اللہ مومنوں کو اور شادا میں گا کافروں کو۔

کے بجائے سچنگی، استحکام اور استقلال آنا چاہیے۔ یہ تاریکی سہیش کے لیے نہیں بلکہ  
دُور ہونے کے لیے اور یہ سامان رہنے کے لیے نہیں بلکہ سٹ جانے کے لیے نہیں ایسے  
وقت میں ایمان کو تو نئے اور الائشوں سے پاک کرنے کے بجائے خود کو مظلوم و مغلوب  
سمجنما بہت اور ایمان کا تھا ضاہیں۔

حق کی تلاش ٹرھنے والی بچے بلکہ طبھری ہے، نا ایسیدی کا تختیل کیسا؟ تلاش  
کو پورا کرنے کے لیے حق کے عذر دار سامنے آئیں، شیطانی پکار ملکوتی روحوں کی رُخت  
نہیں کر سکتی اور باطل کی لکھاری حق کے شید ایتوں کو نا ایسید نہیں بنا سکتی، دنیا میں حق  
آیا، پلٹر صاحا اور آئندہ چیزیں کا اور طبھرے گا۔ اس لیے ترکیہ اخلاص اور ایمان کی روشنی  
کی طرف ٹرھنے میں قیزی کرنی چاہیے، پاک بازوں کے تذکرے، ان کی مقبولیت کے  
آثار اور مرضیات پر گلے رہنے کے احوال اس سیدان میں تقویت کا باعث ہوں گے  
زمان کو کوئے کے بجائے حکمت پر عزز کرنا چاہیے اور شلوباش کے انجام بخیر خواہ بڑا  
پر تھیں رکھنا۔

**أَحَسِبَ النَّاسُ أَنَّ مِتَّرَكُوا لَهُنَّ يَقُولُوا أَمْنًا وَهُمْ لَا يَقْبَلُونَ**  
کے ظہور کے سامان پیدا ہونا وَذُلِّلُوا وَاحْتَى يَقُولُ الرَّسُولُ کے ظاہر

م ایک لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف "آمَنَ" کہنے پر چھڑ دیے جائیں گے اور ازان میں  
ذُلِّلُوا جائیں گے۔

م اور تھرہ اُٹھے بیان مک رسول کہنے گے (اللہ کی مد کب ہو گی)

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خَمْدَهُ وَصَلَّى عَلٰى رَسُولِ الْكَرِيمِ، الْأَبْعَدِ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ابھی پچھلے برس کی بات ہے کہ حضرت سید عبدالباری شاہ رحمۃ اللہ علیہ احسنی و حسینی اس دنیا میں موجود تھے، آپ نے اس دارفانی میں تقریباً چالیس سال تک قیام فرمایا، ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء میں اس دنیا کو خیر پاؤ کیا اور رفیقِ اعلیٰ سے جاٹے، آپ کے زمانہ حیات میں آپ کے جانشی والے مدد و دعے چند تھے لیکن جس طرح اوقات کے گزرنے کے بعد مبارک ساتھوں کی خبر کسی بوقت اور کسی بھی ہوتی ہے، اسی طرح برگزیدہ نعمت کی اہمیت کبھی ان کے زمانہ حیات ہی میں وہ بھی ان کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جلد یا بدیر تسلیم کی جاتی ہے، حضرت سید صاحب بھی اخین بن برگزیدہ سنتوں میں سے ہیں جن کی حقیقت ان کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی میں آتی ہے اور جوں جوں وقت گزرتا ہے، ان کی اہمیت اور قدر و منزلت بڑھتی جاتی ہے، حضرت سید صاحب نے جعلی قائم پا اور راجیلے دین کے سلسلے میں جو خدمات انجام دیں، ان کو حافظہ تحریر میں لانا اسان

کام نہیں آپ میں ہی بتائیں بہت ہی قلیل الوجود ہیں۔ صدیل کے بعد اس قسم کا آنکھ  
طلوع ہوتا ہے جس کے نور سے تاکہ دُنیا مستور ہو جاتی ہے۔  
ایں سعادت بُنور بازو یہ است  
تمہارے بخشش خدا کے بخششندہ

## خاندان

آپ کے اجداد میں سے حضرت مجی الدین یا حضرت مولیٰ بطور پیش امام طپھانوں کی فوج کے ہمراہ دہلی سے بیکالہ تشریف لے گئے۔ فتح کے بعد طپھانوں نے بیکال ہی میں موضع بالگڑھی میں سکونت اختیار کر لی، ان کی آبادی ایک نہر سے قریب تھی، زبان اردو تھی، حضرت سید صاحبؒ کے سورت اعلیٰ بھی یہیں بس گئے اور خاندانی سلسہ بڑھتا رہا، یہاں تک کہ تیس گزگیس۔

## پیدائش

حضرت سید صاحبؒ کے دادا کا نام سید رمضان علی تھا جو علوم ظاہری و باطنی کے ماہر تھے اور غالباً درس و تدریس کا مسلسلہ بھی تھا، ان کے تین صاحبوں سے سید اکبر علی، سید شمسیر علی اور سید احمد علی تھے، اول الذکر واصحاب تو لا ولہ ہی انتقال فرمائے۔ سید احمد علی صاحب جو سب سے چھوٹے تھے، ان کے دو لڑکے ہوئے ایک کا تو بچپن ہی میں انتقال ہو گیا اور ہم سے حضرت سید عبدالباری شاہ تھے آپ کی پیدائش موضع بالگڑھی ضلع ہنگلی میں ہوئی، پیدائش کی صحیح تاریخ معلوم نہیں البتہ وصال ۱۳۱۴ھ سطابق نے ۱۹۰۷ء میں ہوا جیسا کہ بخندہ ہم شد سے ظاہر ہے اور بقول مرشدنا حضرت حامد حسن صاحب علومی امام اللہ فیضہ، وصال کے

۶ رمضان ۱۳۱۸ھ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء

وقت آپ کی عمر چالیس سال سے اور پہتی اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ آپ کی پیدائش کا سن غالب ۱۲۶۶ھ یا اس کے بعد ہی ہے۔

## بچپن کا زمانہ

حضرت سید صاحبؒ کی بچپن میں صحت اچھی تھی۔ تکی بڑھی ہوئی تھی، اکثر ہمار رہتے ہیں، بخار آتا، چونکہ آپ کے بڑے بھائی صاحب کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔ اس لیے آپ کی والدہ محترمہ آپ کی صحت کی طرف سے بہت فکر سندھ رہتیں تھیں، آپ کے والدماجد کو باطنی طور پر اپنے لڑکے کے مستعلق تھوڑا ابہست اندازہ تھا کہ اس قدرت نے کس کام کے لیے پیدا کیا ہے، آپ کی والدہ محترمہ سے فرماتے کہ فکرست کرو یہ جلد منے والے نہیں ہیں۔

## والدماجد کا انتقال

حضرت سید صاحبؒ کے والد بزرگوار سید احمد علی صاحبؒ ظاہری و باطنی علوم کے ساتھ فن کشتسازی میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے، عام طور پر اس فن کی باتیں لوگ دوسروں کو کہتے ہیں اور اکثر تو ایسے راز ہائے سریتہ اپنے سینے میں لیے مدفن ہو جاتے ہیں لیکن حضرت سید صاحبؒ کے والد محترم نے اس فن کے روز اپنے ایک مرید علی بخش کو بتا دیے تھے، ایک دن اس کو بلا کر فرمایا کہ اب

ہم جانے والیں تھم کو کچھ دریافت کرنا ہو تو کرو، اس پر اس نے گشته کے باسے میں پکھ باتیں دیافت کیں۔ آپ نے بتائیں، اس کے بعد آپ کی طبیعت کی ناسازی کا سلسلہ شروع ہوا، اغرا واجد بکوجہ ہوئی تو فراج پر سی کے خیال سلطان کی لمدوفت رہنے لگی، ایک رات اپنی الہیہ کو بلکہ دریافت کیا کہ سب نے کھانا کھا لیا، علوم ہوا کس بھاچے میں لیکن حضرت سید صاحب کی والدہ مختصر نے ابھی تک لھانا نہیں کھایا ہے، فرمایا کہ جاؤ کھالو، جب علم ہو گیا کہ وہ بھی کھاچکیں تو چادر اور حصی، ایک بار کلہ شریف لا الہ الا اللہ پڑھا اور حلت فرمائی۔ اتنا مدد و اتنا ایسا یہ بھون۔

### بالگڑھی سے ہمگلی منتقل ہونا

حضرت سید صاحب کے والدہ مختصر اپنی حیات ہی میں اپنی الہیہ سے فرمائی تھی کہ میرے انتقال کے بعد اس موقع بالگڑھی میں نہ رہنا کیونکہ بہاں کے لوگوں کے اطوار خراب میں، عذابِ الہی کا اندر لیش ہے۔ لہذا لڑکے کو لے کر کیدیں اور چلی جانا، اس پریت کی تعمیل میں عدت کے بعد حضرت سید صاحب کی والدہ مختصر آپ کو لے کر بھگی محلہ بائی میں چلی آئیں لورہاں پر چڑخ کات کر صبر و شکر کے راست پر اپنی زندگی کے دل گزارنے لگیں، حضرت سید صاحب کی عمر اس وقت تقریباً ۶ سال کی تھی، والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ جانے کی وجہ سے آپ کی کفالت

کی ساری ذمہ داری آپ کی والدہ مختصر پر آپری تھی۔

### ایشیں طھونا

گو حضرت سید صاحب کی عکم تھی نیکن چونکہ طبیعت حساس تھی اس لیے اس کم سخنی کے باوجود آپ کو اپنی والدہ مختصر کی زحمتوں کا احساس رہتا تھا لورخیال ہوتا تھا کہ کسی طرح اپنے کے سے ان کی مدد کریں۔

آپ کے ہم عمر نے پچے ایشیں طھونے کا کام کرتے تھے، حضرت سید صاحب نے بھی اپنی بساط کے طبق اس کلام میں مشغول ہونے کو مناسب بھجا اور دوسرا پتوخوں کی طرح آپ نے بھی ایشیں طھونے کا کام شروع کر دیا لیکن کسی روز کے بعد کام کے نتھوں کو جب علم ہوا کہ آپ خاندان سادات سے میں تو بہت ادب اترام کے ساتھ پیش آیا اور بھائے ایش طھونے کے کوڑی بانٹے کا کام آپ کے سپرد کر دیا، چار روز کے بعد بھاگن نے حضرت سید صاحب کو ایک روپیہ دیا، آپ خوشی خوشی آئے اور روپیہ والدہ مختصر کی خدمت میں پیش کر دیا، والدہ مختصر بہت خوش ہوئی اور فوانے لگیں بیٹا بھنست خارکی چھر نہیں، کام سے عزت طبعتی بنتے جیسا کہ اس کا خیال رکھنا، حضرت سید صاحب کچھ عرصتے تک اس کام میں لگے رہے۔ اس طرح تقریباً دو سال ہمگلی میں گزد گئے۔

## ریوے سے میں ملازمت

قرآن شریعہ کی تعلیم ختم کرنے کے بعد آپ نے کوئی فرمایہ معاشر انتیا کر کی سوچی، حسن اتفاق سے ریوے سے میں ملازمت مل گئی اور آپ ریوے کے دفتر میں لکھ کر ہو گئے۔

## شادی

اسی زمانے میں آپ کی شادی بھی ہو گئی، آپ کی سُرال والے نبیت کے لحاظ سے گواں بلندی کے زندگی جو آپ کو حاصل تھی مسکو والدہ محترمہ نے نادار تینیم کے لیے اسی کو عنیمت سمجھا۔

## ایک خواب

حضرت سید صاحب کو نخواہ کے دس روپے ملتے۔ اس کے علاوہ بالائی آمدنی بھی تھی۔ اس لیے زندگی کے سامان آسانی سے مہیا ہوتے گے، گزشتہ ذریعہ اور زحمیں ختم ہو گئیں، اجنب کا مجھ رہنے لگا، لوگ عام و ستور کے مظاہری بریت کی نگاہ سے دیکھنے لگے لیکن قدرت کو حضرت سید صاحب سے کچھ اور ہی کام لینا منظور تھا، ایک دن خواب میں والد بزرگوار کو دیکھا فرمائے تھے کہ میری اولاد

پوکر حرام کھاتے ہو فتنے ہوتی تو اسی دن سے آپ کا اس شنسہ سے دل اچھ گیا۔

## ملازمت سے استغصہ

حضرت سید صاحب اپنے ذمہ دار افسر کے پاس گئے، اس سے استغصہ منظور کرنے اور حساب بے باق کرنے کی درخواست کی، اس کا آپ کے اس اچانک فضیلہ تعجب ہوا، بہت سمجھا کہ ملازمت عنقا ہے، الیسا اچھی ملازمت کمال ملتی ہے اگر آپ کا دل اچھا ہی ہو گیا ہے تو ہم آپ کو دس روز کی چھپی دیتے ہیں امید ہے اس عرصہ میں آپ کی طبیعت تعلم پر آجائی تھی۔ حضرت سید صاحب چھڑی شریف لائے۔ دس دن کے بعد چھڑی شریف اسے خرچ کے تین دن کی چھپی اور بڑھانی۔ اس کے بعد چھرپ نے اس طرف سے بالکل ناموشی اختیار کی، اس لیے مجرماً افسر نے آپ کا استغصہ منظور کر لیا اور حساب بے باق کر دیا۔

## پسچیش کی شکایت

ملازمت چھڑنے کے بعد حضرت سید صاحب کو پسچیش کی شکایت شروع ہو گئی، مرض براہ راست ٹھاگیا، حالت یہاں تک ڈراب ہو گئی کہ لوگ آپ کی زندگی سے کچھ یا اس سے ہو گئے، اسی حالت میں ایک رات حضرت سید صاحب نے خواب میں والد محترم کو دیکھا، وہ سیدان میں گئے، کہیں سے چاول لائے دو دھو لائے، کھیر کا پانی

صاحب مرحوم سے اس کا ذکر کیا اور کسی نہیں بزرگ کا پتہ نہ چاہ جو حقیقت کا راستہ  
بنا کے اور صحیح رہنمائی کر سکے، میرا صاحب مرحوم حضرت سید صاحب کے شوق  
کو دیکھ کر آپ کو اپنے پریشان بخوبی الاسلام کے میان قریب کے گاؤں میں لے کر گئے

### مروجہ پریمی مریدی سے توبہ

حضرت سید صاحب شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہدایت  
اویشورہ کے مطابق مرید ہو گئے، کچھ دیر کے بعد مریدوں نے کہا کہ آپ کو نمازِ روزہ  
کی ضرورت نہیں اب تو آپ مرید ہو گئے، جب حضرت سید صاحب نے یہ  
منزلہ گھروالیں چلے آئے اور ایسی پریمی مریدی سے توبہ کی کیونکہ مروجہ پریمی مریدی  
کے نزد طالب تھے داس کو اچھا سمجھتے تھے، حضرت سید صاحب کو تو ایسی نزد  
شخصیت کی تلاش تھی جو تمام حجات اٹھادے تاکہ حقیقت کا مشاہدہ ہو سکے۔

### میان کریم سخنی سے چشتیہ سلسلہ میں سمعیت اور یاد

حسن اتفاق سے اسی زمانے میں مرشدنا حضرت حاج سعد صاحب علوی دام اللہ  
فیوضہ کے والدِ تخریم میان کریم سخنی جو سروے میں اس کی پڑتھتے سروے افسوسکنستہ  
میں حاضری دینے کے لیے جا رہے تھے، بھگلی میں مسجد میں آگری ٹھہرے حضرت میان  
صاحب اس زمانے کے پارے کے بڑگوں میں سے تھے چشتیہ سلسلے سے تعلق تھا

اور آپ کو کھلانی، حضرت سید صاحب نے خوبیک سیر ہو کر کھائی، جب آنکھ  
کھلی تو جوک معلوم ہوتی، گھروالوں سے کھانا طلب کیا، لوگوں نے بیان کیجھ کرتے تو جو  
ہمیں کی یکین جب صحیح کو حضرت سید صاحب کی حالت بدل دیکھی اور پھر پر  
بشاشت کے آثار دکھانی دیتے تو گھروالوں نے کھانا تیار کیا اور کھلایا، اس کے  
بعد سے دن بدن حالت بہتر ہوتی چلی گئی میان تک کہ آپ بالکل ندرست ہو گئے۔

### محبت الہی کا غلبہ

اب حضرت سید صاحب کی طبیعت اور مراج پچھہ بدل ساگیا، آپ اپنے  
ان دنوں کی حالت کے سبق خود سی فرماتے تھے کہ رونے کا اس قدر غلبہ ہوتا انھا کہ  
بلیٹھے بلیٹھے چھوٹ چھوٹ کر رونے لگتا تھا لیکن شرم کی وجہ سے لوگوں کے سامنے  
سے ہیٹ جاتا تھا، جنگل میں چلا جاتا تھا اور خوب رفتا تھا، لیکنیت جب ختم ہو جاتی  
تب گھروالیں آتا، جب شروع ہوتی تو پھر جنگل کی طرف چلا جاتا، الغرض آپ کے  
دل میں حقیقت کی کرید پیدا ہو چکی تھی، سمجھتے تھے کہ روحانیت محسن کیانی ہی نہیں  
اس میں صدقۃت ہے لوراں کے صحیح حامل کا پتہ چلا نا ہے۔

### مرشد کی تلاش

جب حضرت سید صاحب کا یہ شوق بُنت بُرھا یا تو آپ نے میرا نیاز علی

جب مزایا ز علی صاحب مرحوم کو میان صاحب کے پنچھے کی اطلاع ملی تو بہت خوش ہوئے اور حضرت سید صاحب کو برا بھیجا کر کنوں پایسے کے پاس آگئے ہوئے امیں اور اگر کرانپی دل پایس بن جائیں۔ چونکہ حضرت سید صاحب نے پہلی ارادت کر حسب غشائیں پایا تھا اس لیے آنے میں تاہم ہوا لیکن طلب بخوبی اس لیے آئے اور اگر میان صاحب سے اپنی خواہش ظاہر کر خدا را مجھے اللہ اشد کرنے کا طلاقیہ بتا دیجئے دستور کے طبق میان صاحب نے پہلی شرط مرید ہونا قاروی۔ حضرت سید صاحب اس کے لیے آمادہ ہوئے، میان صاحب نے طلب صادق دیکھ کر آپ کو سلسلہ عالیہ حشیۃ کے پاس انتقال کا طلاقیہ بتا دیا، حضرت سید صاحب گھروٹ آئے گھر پنچھے پنچھے آپ کا قلب ذاکر ہو گیا۔ آپ کو بڑی سرست ہوئی، چونکہ آفتاب دُوب چنکا تھا درد آپ اس سرست میں والپس لوت جاتے۔ اس فرط خوشی میں آپ سونہ سکے، رات بھر تک ہوئے معمول کو جاری کھا، صبح میان صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ارادت کی خواہش ظاہر فرمائی۔ میان صاحب حال سُننے کے بعد بہت خوش ہوئے، حضرت سید صاحب میان صاحب کو اپنے گھر لے خود بھی مرید ہوئے اور دو تین اور آدمیوں کو مرید کر لایا۔ میان صاحب نے آپ کو سلسلہ عالیہ حشیۃ کے ذکر اور مرافقہ کا طلاقیہ بتایا۔

### ذکر میں حد درج مشغولیت

حضرت سید صاحب اس میں ایسے مشغول ہوئے کہ قہر کی دنیاوی مشغولیت

ختم گئی، متحے والے اور دیگر غرزرد اقارب آتے اور آپ کو سمجھاتے لیکن حضرت نید صاحب کسی کی بابت پوچھیا نہ دیتے۔ ایک دن مزایا علی صاحب خود تشریف لائے، بہت کچھ سمجھایا جگایا، نصیحتیں کیں کہ میر صاحب باللہ کی یاد کوئی بُری چیز نہیں مسکن جوانی کا زمانہ ہے، آپ پر اور ذرداریاں بھی ہیں، ایسا کچھ کہ اس ذرداری کے ساتھ ساتھ دوسرا ذرداریاں بھی پوری کرتے رہیے۔ حضرت سید صاحب مزا صاحب مرحوم کا بہت ادب و احترام کرتے تھے کہ مجرماً فرانے گئے، کہ مزا صاحب! ہر صیبت کی انتہا موت ہے اس بنا پر میں آخری حد تک جانے کے لیے تیار ہوں مگر اس کو چھوڑ نہیں سکتا، مزا صاحب بادلِ ناخاستہ گھرو اپس آگ کے اور حضرت سید صاحب اپنے کام میں شمول ہو گئے۔

### حضرت خواجہ معین الدین حشیۃؒ سے ملاقات

ایک دن حضرت سید صاحب اللہ اشد کرنے میں شغل تھے، یہ کام دیکھا کہ حضرت خواجہ معین الدین حشیۃؒ تشریف فراہم کرے اور ارشاد فرمایا کہ سلسلہ طہیک ہے لیکن تعلیم کا تعلق مجھ سے ہو گا، اس کے بعد آپ نے حضرت سید صاحب جماں پر ایک فتحی نفی اثبات کے ذکر میں شغل تھے، دونوں حضرات کچھ دیکھ کھڑے رہے، واکر فتحی کا حاصل ری تھا کہ جب لا الہ کہتے تو گویا پہاڑ بیج سے پھٹ جاتا اور

جب الامان سکھتے تو پہاڑوں پس اپنی حالت پر آ جاتا تھا، حضرت خواجہ صاحب نے اشارہ فرمایا اور کہا کہ ذکر اس طرح سے کیا جاتا ہے، پھر دونوں حضرات اپنے مقام پر اپنی تشریف لے آئے، حضرت سید صاحب نے حضرت خواجہ صاحب کی صحبت میں سلوک کی منزلیں طے کرنا شروع کیں، حضرت سید صاحب فدائے تھے کہ حضرت خواجہ صاحب چوبیں گھٹتے اس جگہ میں تشریف فوارہ تھے اور یہ رنجھنا کر حالتِ خواب میں بلکہ حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب علوی امام اللہ فیوضہ کو نکال دیا کر سکتے جیسے اس وقت میں تم سے باتیں کر رہا ہوں۔ عرض اس طرح حضرت خواجہ صاحب سلوک کی منزلیں تیری سے طے کرتے جاتے اور جیسا کہ حضرت سید صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جہاں کہیں سخت منزلیں آئیں اور میرے وجود میں بلند ہوئے کی طاقت نہ ہوتی تو حضرت خواجہ صاحب اپنے وجود خاص کے ربط سے بھے بلند فرماتے تھے، میں پوچھتا کہ حضرت منزل مقصود یہی ہے۔ فرماتے نہیں بلکہ ابھی منزل دوڑ رہے ہیں تک کہ ایک دن فرمایا منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

### ابتلہ رکاز مان

ادھر خداوندی عنایتیں کا بسلسلہ جاری تھا اور حضرت خواجہ میں الدین پشتیج فیوض باطنی سے مالا مال فمارا ہے تھے ادھر عنایتی ساتھ چھپورنا شروع کر دا، جو کچھ پاس میں پوچھی تھی ختم ہونے کی، رمضان کا مہینہ تھا، بر سات کے لیام تھے کہ آخر

وہ دن بھی آن پہنچا جب کہ حضرت سید صاحب کے پاس صرف ایک پیسہ نجی رہا، اس پیسے کے بازار سے چنے خرید کر لائے، دو ایک روزاں طرح گزرے آخر ظاہری دولت بالکل ختم ہو گئی اور گھر میں ایک چھوٹی کٹی تک باقی رکھی، یہ زمانہ براصبر آرنا تھا، حضرت سید صاحب فدائے تھے کہ مجھے اپنے استھان کا خطبو نہیں تھا، یہوی کی بے صبری کا کبھی بھی درگذاشتھا کہ سبادا کمیں تحمل سے عاجز نہ آ جائیں مگر بڑوں کے سلے میں چھوٹے بھی بڑے ہی رہتے ہیں، آپ کی اہمیت مرتبہ صبح شام ہانڈی میں پانی رکھ کر اگل پر کھو دیتیں تاکہ سکھے والوں کو آپ کے فاقہ کی خبر نہ ہو اس طرح سلسلہ دو دن غلقے سے گزرے اور انطا و سحر پانی کے گھونسوں سے ہوتا رہا، ایسے موقع پر اچھے اچھوں کے قدم دگھکا جاتے ہیں اور صبر کا دامن ہاتھ سے جاتا رہتا ہے لیکن اس کے بعد حضرت سید صاحب اپنے مشغے میں اور زیادہ نہ مک ہوئے کیونکہ آپ کے فلانے کے سطابق کوئی اور شدید کھانے پینے اور پیش اب پانچ تک کا باقی نہ رہ گیا تھا اور زیماں فدائے تھے کہ سوت کا وقت شاید قریب آگیا ہو جو کچھ زیادہ کر سکیں کر لیں، اس حالت میں کہ باشی ہو رہی ہے، چھپر پوسیدہ ہونے کی وجہ سے چپنی کی مانند چاروں طرف سے پیک رہا ہے لیکن آپ میں کسر طریقت رکھ کھڑے کھڑے ذکر میں شمول ہیں، جب باش تھی تو طشت سے پانی باہر نکلتے اور پھر بیٹھ جو کام میں لگ جاتے۔

## ولایت کا درجہ ملنا

ایک دن اسی بے سروسامانی کی حالت میں جب کہ حضرت سید صاحب<sup>ر</sup> اشاد کرنے میں شغول تھے حضرت عزت الا علم شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت علی کرم اشاد و جہڑہ زرق برق بابس پہنچے جاہ و جلال کے ساتھ ہاتھ میں بڑے نواریں لیے تشریف فراہم ہوئے یون تو پہلے بھی آپ حضرت کسی باز تشریف لا چکے تھے مگر آج کی تشریف اور یہ کچھ زالی ہی شان کی تھی، ایک نے حضرت سید صاحب<sup>ر</sup> کا دایاں بازا و دوسرا نے بایاں بازا و پڑا، ایک اوپنے رخام پر بلند کر کے کھڑا کیا اور دیا عبد الباری آج سے تم ولی ہو گئے، کیفیت زائل ہونے کے بعد آپ اپنے کام میں شغول ہی تھے کہ ایک شخص نے اگر عرض کیا کہ میر صاحب آپ کا پچھرہ بہت برسیدہ ہو گیا ہے، اجازت دیجیے کہ مرمت کرو ادؤں، دوسرا چہا آئے اور کہنے لگے کہ حضرت یہ دروپ آپ کے لیے نذر ہیں، عرض ابتدا کا نام ختم ہوا، حضرت سید صاحب<sup>ر</sup> فرماتے تھے اس کے بعد سے مسلسل فاقول کی روت نہ آئی، گوہینے میں دوچار فلکے ہوئی جاتے۔

## حضرت مولانا غلام سلماںی صاحب<sup>ر</sup> سے ملاقات

جب حضرت خواجہ عین الدین حشمتی<sup>ر</sup> تعلیم ختم کر کچے تو حضرت سید صاحب<sup>ر</sup>

سمجنے لگے کہ آپ کے سلوک ختم ہو چکے ہیں لیکن اپنے اوقات میں اس کی وجہ سے کمی نہیں ہوئی بلکہ دن رات پہلے سے نیادہ اشداد کرنے میں شغول رہنے لگے، اسی لذتا میں حشنِ آفاق سے حضرت مولانا غلام سلماںی صاحب<sup>ر</sup> سے ملاقات کا موقع ملا، حضرت مولانا وقت کے مشهور بزرگوں میں سے تھے اور مجددیہ سلسلے سے تعقیٰ رکھتے تھے، حضرت مولانا موصوف کی نگاہ جب حضرت سید صاحب<sup>ر</sup> پر پڑی باپی فراٹ سے آپ کا حال معلوم کیا اور آپ کے ذوق و شوق کا اندازہ لگا کہ حضرت سید صاحب<sup>ر</sup> سے فوائدے لگے آپ اشداد کرتے ہیں آئیے ہم بھی کچھ بتا دیں، حضرت سید صاحب<sup>ر</sup> نے خیال کیا کہ میرے تو سلوک ختم ہو چکے ہیں اب آپ کیا بتائیں گے؟ امجد ادب کے خیال سے خاموش رہے، شکایتاً مولانا سے اتنا عرض کیا کہ نماز میں وسوسے پڑیں کرتے ہیں، عصر کا وقت قریب تھا، حضرت مولانا نے فرمایا "وضنو کیجیے" اور اپنی امامت میں حضرت والا کو عذر کی نماز طریقائی، حضرت سید صاحب<sup>ر</sup> فرماتے ہیں کہ شروع سے نماز ختم ہونے تک کسی طرح بھی وسوسہ نہ آسکا۔

## مجددیہ سلسلے کی تعلیم پا

اس بات سے حضرت سید صاحب<sup>ر</sup> کو حضرت مولانا کی بزرگی کا خیال ہوا، اور تعلیم کے لیے آپ مولانا موصوف<sup>ر</sup> کی خدمت میں تشریف لے جانے لگے، حضرت مولانا موصوف<sup>ر</sup> نے طریقۂ عالیہ مجددیہ کی تعلیم شروع کی، جب اطاۓ عشرہ تک تعلیم ختم ہو

تہنا آپ کے قیام کے لیے ایک چھوٹا کمرہ مخصوص کر دیا، اپنے اس کوہ میں تشریف نہیں نہ ہوئے۔ اپنے آپ کو تہنا پا کر حضرت سید صاحبؒ کو بڑی خوشی ہوئی اور اپنے اوراد و ظانف میں شغل ہو گئے ہخظری دیرے کے بعد دیکھا کہ حضرت شیخ عجمہ العقاد جیلانیؒ تشریف لائے اور توجہ دینی شروع کی۔ تو جب بہت سخت تھی، اس کے بعد حضرت بڑے پیر صاحبؒ نے حضرت سید صاحبؒ سے فرمایا کہ میرے سلسلے میں بعیت کیا کرو حضرت سید صاحبؒ نے مسند رت نلاہر کی اور کما کہ مجھے آپ کا سلسلہ علم منیں حضرت بڑے پیر صاحبؒ نے سلسلے کی تعلیم شروع کی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی کرم اللہ وجہ حضرت امام حسینؑ، حضرت امام زین العابدینؑ، حضرت امام باقرؑ، حضرت امام جعفرؑ وغیرہم کے اسماے گرامی اور دیگر حضرات سلسلہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے نام عبد القادر جیلانیؒ تک پہنچے اور فرمایا کہ میرا خلیفہ سید عبدالیؑ حضرت سید صاحبؒ بہت خوش ہوئے، رات کا بقیہ حصہ ٹینی بے نابی سے گزارا، صحیح کے قریب کہیں جا کر کیفیتِ زائل ہوئی۔

### حضرت امام شاذلیؑ اور حضرت خواجہ نقشبندؒ سے خلافت پا

اسی طرح پر دوسرے آئندہ سلاسل حضرت شیخ ابو الحسن شافعیؑ اور حضرت خواجہ بهاؤ الدین نقشبندؒ نے بھی اپنے سلسلے کی اجازت اور خلافت سمجھی۔

### حضرت اولیٰ قرنیؒ سے خلافت پا

مقام و لایت میں حضرت سید صاحبؒ اہل بیتؐ کے حرم کوہ میں جہاں اکثر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھی فرطہ شفقت سے تشریف فما ہوتے ہیں بے تکلف آتے جاتے رہتے ہیں۔ حضرت خواجہ اولیٰ قرنیؒ اسی مجدد پاک سلسلہ بھائے جلوہ افروز رہتے تھے، حضرت سید صاحبؒ کے برابر آنے جانے سے حضرت خواجہ اولیٰ قرنیؒ کی نگاہ آپ پر پڑی۔ کچھ دنوں تک برابر اسی طرح دیکھنے کے بعد دیکھ دن حضرت سید صاحبؒ کو اے لڑکے کہ کراپنے قریب بلایا۔ اپنے سلسلے کی تعلیم شروع کی اول مقام پر قادم فنا کی توجہ دی اور فرمایا کہ قرنیؒ سلسلے میں مجھی آئندہ سے بعیت کیا کرو، حضرت سید صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ نے تو مجھے آخری تعلیم دی اس پر خواجہ اولیٰ قرنیؒ نے فرمایا کہ جو ادمی آخری کتاب پڑھ لیتا ہے اور پڑھا سکتا ہے تو وہ کیا ابتدائی کتابیں نہیں پڑھا سکتا۔ غرض اس طرح حضرت سید صاحبؒ کو جلد سات سلسلوں یعنی حاشیۃ قادریہ، مجددیہ، نقشبندیہ، قرنیہ، شاذلیہ اور سلسلۃ النہبہ میں بعیت کرنے اور تعلیم دینے کی اجازت ملی اور باطنی طور پر مختلف خدمات پرورد ہونے لگیں اور عالی معماں اور درجات حاصل ہونے لگے۔

### ایک خواب

ایک دن حضرت سید صاحبؒ نے خواب میں دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم کیسے کی ایک چھری لیے میں اسیں سے ایک ایک کیلا تو کر سیدا صاحب کو دیتے جا رہے ہیں اور آپ کھاتے جا رہے ہیں، کیہ کھا چکنے کے بعد حضرت سید صاحب چنہ توارستے میں حضرت فاطمہ ملیں، فرمایا کھا کر لیے میں پر استے بضم نہ ہوں گے حضرت سید صاحب نے فرمایا کتاب تو کھا چکا ہوں اس کے بعد آپ کی ان کھنکھنلگی کی، پچھلی سی علموم ہوئی، قے ہوتی تو اس میں پرے پوے کیلے نسلے جن ہیں گلاب کی خوبی بختنی۔

## ایک مجذوب سے ملاقات

کلکتہ دائمہ بار بربادیں ایک بڑھا تھیں، حضرت سید صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وہ چالیس ابدالوں میں سے ہیں، ان کی حضرت سید صاحب پر بڑی نظر عنایت تھی، حضرت سید صاحب کبھی کبھی ان سے ملنے جایا کرتے تھے مجذوب ایسا ہندوستانی تھیں جب حضرت سید صاحب تشریف لے جاتے تو کہیں، بھیجا قاسم عمل کیسے آتے پکھ دیر دونوں میں فراجیر گفتگو ہوتی پھر حضرت سید صاحب واپس چلتے آتے، بجنوبہ کے وصال کے بعد پہلی خدمت آپ کو ان کی جگہ کی بڑی طرح دوسرے اصحاب خدمت بھی اپنی عنایتیں حضرت سید صاحب پر برابر فرماتے رہتے۔

## قطب مدار سے تعلیم پانा

اس زمانہ کے قطب مدار شیخ ابو الحسن نے جو تحریکتیں ظاہری طور پر تقیم کیے۔ حضرت سید صاحب کی طرف توجہ فرمائی اور بالطفی تعلیم کا سلسلہ اپنے ساتھ والبتر کیا حضرت مرشدنا حامیہ حسن صاحب امام اللہ فیوضہ ذمہ تے ہیں کہ روزانہ شیخ ابو الحسن خان کعبہ سے ہگلی حضرت سید صاحب کو تعلیم دینے کی غرض سے تشریف لاتے تھے یہ جملہ میں کہ شروع میں بھجے بہت ہی تعجب ہوا اور بطور استفسار حقیقت حضرت سے عرض کیا کہ کہاں سکتے معظیم اور کہاں ہگلی اس پر حضرت مرشد نانے یہ صور پڑھا م بعد نشانہ نہ بود در سفر روانی کہ جی شیخ ابو الحسن آتے اور کبھی حضرت سید صاحب خود تشریف لے جاتے اس طرح آپ کی تعلیم ہوتی رہی۔

## قطب مدار کا درجہ ملنا

جب حضرت شیخ ابو الحسن کا وصال ہوا تو اولیائے امت کا خائز کعبہ کے قرب و جوار میں اجتماع ہوا جس میں بڑی بڑی ستیاں تھیں اور قطب مدار کا امیدوار بہت تھے، ہر بزرگ کی خواہش تھی کہ یہ سعادت اس کے نصیب ہیں آئے حضرت سید صاحب بھی موجود تھے لیکن اپنے کو سب سے کم روازاں اہل سمجھتے برسے سب

کوہنڈہ دوست کے پلاسے خیال ہبڑا کہ حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب افغان شد  
فیوضہ کو حضرت سید صاحب کے حوالے کر دیں تاکہ جو بہت سی قیمتی نہیں۔

### حضرت مرشدنا پر نظرِ عنایت

طریقہ سبقت اور مہربانی سے حضرت سید صاحب نے حضرت مرشدنا حامد  
صاحب امام اللہ فیوضہ کو اپنی معیت اور ارادت کا شرف بخشنا، اس طرح کوہنڈہ میں  
حضرت سید صاحب کی آمد و رفت کا سلسہ شروع ہوا، آپ کوہنڈہ اشریف لاتے  
اور کافی عرصہ تک قیام فرطتے یہ بھاری خوش قسمتی ہے کہ گو حضرت سید صاحب  
کی ذات گرامی ظاہر آنکھوں سے روپوش ہے لیکن زبان سے نشان ول کے زمچان  
ہوا و پھل سے درخت کو دیکھنا ہو تو حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب امام اللہ فیوضہ  
کی ذات گرامی سے فیض صحبت حاصل کریں۔

چوں کر گل رفت گلستان شد خراب  
بوئے گل ازکہ بجوم جنے گلاب

حضرت سید صاحب نے حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب امام اللہ فیوضہ کو  
صاحب سر ظاہری و باطنی ہونے کا خوب شرف بخشنا اور اپنے انعامات سے  
سلسلہ مالا مال ذمہت رہے۔

سے تیسچھے ایک گلکٹرے ہو گئے حضرت جبریل علیہ السلام تاج زمر دیں لیے ہے  
تشریف فرمائے اور حضرت سید عبد الباری شاہ کا نام نامی لے کر پکارا، حضرت  
سید صاحب دوڑ کر حاضر ہوئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے تاج زمر دیں حضرت  
سید صاحب کے سر پر رکھا اور خادم کعبہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا آج سے آپ سے  
محافظہ بنائے گئے، اس کے بعد سے حضرت سید صاحب قطب مدار کے فرائض انجام  
دیتے رہے۔

### کوہنڈہ میں تشریف آوری

حضرت سید صاحب کی طریقت کی تعلیم کا سلسہ جیسا کہ اور بیان ہوا حضرت  
مرشدنا حامد حسن صاحب علوی امام اللہ فیوضہ کے والد محترم میاں کیم سخیل صاحب  
سے شروع ہوا، سب سے پہلے حضرت سید صاحب انہیں سے بعثت ہوئے  
اس کے بعد گونا ہا طور پر حضرت مولانا غلام سمانی صاحب اور اویسی طور پر دوسرے  
آئندہ سلاسل سے تعلیم کا سلسہ جاری رہا لیکن میاں صاحب سے بعثت ہوئے کے  
بعد تقریباً دس سال تک ملاقات نہ ہو سکی، دس برس کے بعد آتفاق سے میاں جب  
کا ادھر سے گزر ہوا، میاں صاحب کو حضرت سید صاحب سے ملاقات کا واقع  
یاد آیا، حضرت سید صاحب سے دوبارہ ملاقات ہوئی، آپ نے اپنے کچھ عالات  
بیان کیے، میاں صاحب کہ بہت احمد سمجھ کر حضرت سید صاحب کو اپنے ساتھ

## کوہنڈہ کے دیگر مقصدین

ہی جگہ دفن ہوئے۔ ایک دفعہ حضرت سید صاحبؒ کو ہندہ تشریف لائے۔ یہ دونوں حضرات بھی موجود تھے، حضور پینے کے بعد حضرت سید صاحبؒ بیت الحلا تشریف لے گئے، وزیر صاحب حضور پی رہے تھے، چلپٹھیک سے میٹھی نہیں تھی، اس لیے گر کر ٹوٹ گئی، حضرت مرشدناکی انھوں نے بہت سخت سماجت کی کہ حضرت سید صاحبؒ سے اس کا ذکر نہ کریں میکن حضرت مرشدنا حضرت سید صاحبؒ سے کہنے کے لیے برابر اصرار کرتے رہے، جب حضرت سید صاحبؒ بیت الحلا سے واپس تشریف لائے اور حضور فرانسے لے گئے، حضرت مرشدنا آپ کے سامنے ٹھرے تھے اور وزیر پیچھے اپنے چھوٹے ٹھرے تھے، حضرت مرشدنا کو سکراتے ہوئے دیکھا تو حضرت سید صاحبؒ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ حضرت مرشدنا نے عرض کیا کہ وزیر صاحب چلپٹھیک پیچھے ٹھرے ہیں، حضرت سید صاحبؒ خاموش رہے پھر فرمایا کہ نظام امادے جا کر لے آئیں۔ اس پر حضرت مرشدنا نے عرض کیا کہ حضرت میں تو سمجھتا تھا کہ آپ کچھ سخت سُست کہیں گے، حضرت سید صاحبؒ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ جو درتائے ہے وہ دلایا نہیں جاتا۔

## لکھنؤ میں مولوی محمد یم صاحبؒ سے ملاقات

چول کہ حضرت سید صاحبؒ کے متولیین میں سے مولوی عبد الصمد صاحب لکھنؤ میں ملازم تھے اس لیے حضرت سید صاحبؒ کو لکھنؤ جانے کا بھیاتفاق ہوا، پر فوجیں

حضرت سید صاحبؒ کی کوہنڈہ میں آمد و رفت کی وجہ سے حضرت مرشدنا کے علاوہ کوہنڈہ میں اور لوگ بھی حلقة ارادت میں داخل ہوئے، حضرت مرشدنا کی اہلیہ محترمہ بھی مرید ہوئیں، حضرت مرشدنا کے دوست ہولوی عبد الصمد صاحبؒ بھی حلقة ارادت میں داخل ہوئے۔ اس کے علاوہ حضرت مرشدنا کی پیشہ آپ کے خاندان کے لوگوں میں عبد الوحدہ حرم کوہنڈہ کے قریب صبر حد کے حاجی سید المحمد صاحب حرم اور الہبی بخش صاحب مرحوم بھی حلقة ارادت میں داخل ہوئے۔

## جلال پور کے دو فدائی

جلال پور کے دو حضرات جہناوں جنابینا تھے اور وزیر پہلے فیض آباد میں شاہ نیاز احمد صاحبؒ کے یہاں بیعت کی عرض سے گئے مگر شاہ صاحب نے اپنے کشف کے ذریعے ان لوگوں کوہنڈہ میں حضرت سید صاحبؒ آیواں لے گئے، اس انتظار میں حضرت سید صاحبؒ کی آمد سے پیشتری یہ لوگ کوہنڈہ آتے جاتے تھے اور حضرت سید صاحبؒ کی آمد کی خبر کے منتظر رہتے تھے۔ جب آپ کی کوہنڈہ میں آمد کی اطبلائے ملی تو یہ لوگ آئے اور حلقوں گوش ہوئے۔ ان دونوں مریدوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ساتھ مربی ہوئے، ساتھ رہے، ساتھ جنازہ اٹھا لوار ایک

واب علی نہ بہندہ بیدار کا صوفی کتاب میں بولوی عبدالاحد صاحبؒ کے حوالہ میں  
سمن این حضرت سید صاحبؒ کے کشمکشی تشریف لے جانے کا بھی ذکر کیا ہے۔  
لکھنؤ کے دران قیام میں ایک دن حضرت سید صاحبؒ سے لوگوں نے دیافت  
کیا کہ لکھنؤ کے قطب کون ہیں، حضرت سید صاحبؒ نے عذر کرنے کے بعد نیماش  
نام بتایا۔ لوگ بھگ کے حضرت بولوی محمد نجم صاحبؒ فرنگی محلی میں، اس کے بعد حضرت  
سید صاحبؒ نے ان سے ملنے کی خواہش ظلمہ فرمائی لیکن پچھکہ بولانا محمد نجم صاحبؒ<sup>۱</sup>  
فرنگی محلی اپنے زمانے کے عالموں میں سے تھے اور حضرت سید صاحبؒ نے کہتے ہیے  
خابری نہیں پڑھی تھیں اس لیے لوگوں کو بولانا سے حضرت سید صاحبؒ کو ملاتے  
ہوئے جبکہ محسوس ہوئی، ایک دن حضرت سید صاحبؒ خود اٹھے اور روان  
ہوئے لوگوں نے دیافت کیا کہ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا  
حضرت بولوی صاحبؒ سے ملتے، اُنکے آگے حضرت سید صاحبؒ پیچھے پیچھے اور  
حضرت، حضرت سید صاحبؒ بھیک حضرت بولوی صاحبؒ کے کوٹھے کے نیچے  
جا کر کھڑے ہو گئے، پھر کوٹھے پر جا کر ملاقات کی، بولوی صاحبؒ یہی تھے، بیٹھ  
گئے عذر کرنے کے بعد حضرت سید صاحبؒ کے کہا کہ آپ سید میں، حضرت  
سید، سب نے فرمایا جی ہاں۔ پھر دیافت کیا کہ آپ کیا آپ پری مریدی کرتے ہیں،  
حضرت سید صاحبؒ نے جواب دیا پری مریدی آپ لوگوں کا کام ہے، خدا کے  
طالبین کو خدا کے پاس پہنچانا یہ کام ہے، بولوی صاحبؒ نے فرمایا، ذکر فضل اللہ

یوتیہ میں لیٹا رنجتسری گفتگو کے بعد حضرت سید صاحبؒ روان ہوئے، چلتے وقت  
مولوی صاحبؒ نے فرمایا، آپ سے ملا جاتا تھا ہوں، اس پر حضرت سید صاحبؒ نے  
ذیما کہ اگر ضرورت ہو تو مجھے بلا یجھے گا لیکن بعد میں ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔

## ایک دعوت

ایک دفعہ حضرت سید صاحبؒ کو کسی کے ہمراں دعوت میں جانے کا اتفاق  
ہوا، بیرون میں غیر معمولی انتہام کیا، وہ سرخراں پر بہت عمدہ کھانے چھنے کے، حضرت  
سید صاحبؒ نے کھانے سے پہلے اپنے نفس سے کھا خیز س وقعت تو کھالے لیکن بعد  
میں تھوڑی دیر اور جاننا۔

## اجودھیا میں تشریف آوری

حضرت سید صاحبؒ کو ایک دفعہ اجودھیا جانے کا اتفاق ہوا، حضرت مرشد  
حامد سن صاحب امام اللہ فیوضہ معیت خاص میں تھے، آپ ایک فرار پر جو احمدیہ  
میں شور ہے تشریف لے گئے، خلافت عموں وہاں پر تقریباً پندرہ بیس منٹ تک  
بیٹھے، حضرت مرشد نے صاحبؒ مزار کی شان پرچھی، آپ نے فرمایا، اوکیا است  
میں جس کی پرواز عالم قدس میں ہے کوئی ایسا نہیں ہے جس کو ایک نگاہ سے دیکھ  
نہ اہل بگوان صاحبؒ مزار کی طرف بہت زہری، دوچار روزہ تا تور بخط خاص

کے بعد ہفت سوال کی ہوتی، ادازہ ہے کبھی بھی کافزار ہے اسی لیے مجھے طاقت دیکھئے کی نہ ہوئی، اس کے بعد فرمایا ہے سے ٹبرے باکمال ولی کی نسبت انبیاء میں سب سے کم درجہ کے بھی کے ساتھ وہی ہے جو ایک شیرخوار پچھے کو عالم تحریر۔

### اشر رحمت

حضرت سید صاحب جب احمد یا تشریف لے گئے تو ما قیمان کے صدقن حضرت علاء الدین ماہرو کے مزار پر بھی مراقب ہوئے، گرمی کے ایام تھے، بھی جون کی سخت لوچل رہی تھی، حضرت سید صاحب آگے تھے اور حضرت مرشدنا آپ کے پیچھے، حضرت سید صاحب نے اسلام "رحمت" کی چند مرتبہ تکرار فرمائی اور مراقبہ کے بعد آشیش روانہ ہو گئے، حضرت مرشدنا فرماتے ہیں کہ یہ پر راستے میں مجھ پر ایسی سخت سردی کی کیفیت طاری ہوئی کہ دانت بخنے لگے، تعجب ہوا، حضرت سید صاحب سے عرض حال کیا، فرمایا اشر رحمت یہی ہے۔

### ایک مردیہ کی عقیدت

حضرت سید صاحب کے مردوں میں ایک نجیبین برا بھی تھیں، آپ باکمال اور وہن ضمیر گزری میں مکلتے سے تھیں کی لاش میں سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب سلسلے آئیں تو حضرت سید صاحب نے پوچھا کون ہو، جواب دیا کیا پچھانتے

نہیں، اس پر حضرت سید صاحب نے بلکہ توجہ دی، وہ گھر میں گئیں، آمار کو عرض کیا جواہر میں چھینا ہے کی شکل میں ظاہر ہوتے، حضرت سید صاحب اپنے شغل میں تھے کہ بوار پر جذب کے آثار ظاہر ہوتے، آئیں اور حضرت سید صاحب پر جاذب اگر ٹرپیں، حضرت اپنی کیفیت میں تھے، انکھیں کھولیں تو عورت دیکھ کر ترس کھالیا آئندہ اکثر آپ ساتھ دیہیں اور مختلف بیماریوں میں خدمت کا شرف حاصل کیا، اکیم مرتبہ جب حضرت سید صاحب نے بیماری کی حالت میں بلا کر کا مشابہ کیا تو بوسی سے پوچھنے کے لیے کہا تھا کہ کیوں آئے ہیں؟

### وصال

حضرت سید صاحب تقریباً ۶۰ سال تک حیات رہے، چیکپ میں کچھ دونوں بیمار رہنے کے بعد وصال فرمایا، زرع کے وقت نجیبین بُوا سوجو تھیں جب طبلہ کو نبودا رہوئے تو گھبرا کر بولیں اے بآپ! ایک آپ مجھے چھوڑ رہے ہیں، حضرت سید صاحب نے فرمایا کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے، حضرت سید صاحب نے اپنے طبلہ بشری کو طاؤں سے شاہرا بنا تھا، وصال سے قبل مرشدنا سے فرمایا تھا کہ ریاضا طاؤں میں نہ ہم کا ہے، نہ کس ہے پھر چھپ کے تو پروا ذکر جائے جو پوچھنا ہے پوچھا اولاد حضرت سید صاحب کے ظاہر آکی اولاد نہ تھی، لوگوں نے ایک دفعہ بہت

اصرار کے بعد دعا کے لیئے آمادہ کیا، حضرت سید صاحبؒ نے دعا فرمائی، بعد ہیں فرمایا  
ادلاد باطنی انشا اللہ بہت ہو گی۔

طبعیت میں ساری تینی عمومی جھوٹوں میں سید ہے سادھ طریقے سے رہتے اکھا  
کوں جلتا تھا۔ مدد و نفع کا ہر یہ رسالہ یا اسناد و مدارک اور اسی اور اسی  
کی اتنی معزوب تھی، جب کوئہ تشریف لاتے تو پھلی بچپنے کے لیے تالاب پرخوا  
تشریفیے جاتے۔

## تواضع و خاکساری

حضرت سید صاحبؒ اپنے احباب سے بہت بے تکلفانہ بتاؤ رکھتے اپنے  
یہ کسی قسم کا اقتیاز گوارا نہ فرماتے جب کوئہ تشریف لے جاتے تو حضرت مرشدنا  
حامد حسن صاحب امام ائمہ فیوضۃ سے فوادیتے کہ اگر کوئی پوچھے تو بتاویں کہ ہمارے  
مہمان ہیں، حضرت سید صاحبؒ کی ہنزا کے بعد یہی دعا رہتی کہ یا اللہ دنیا کے  
لوگوں کو خبر نہ ہونے پائے۔

حضرت سید صاحبؒ انسلاف کا بہت ادب و احترام کرتے۔ اصحابِ کمال  
سے تعشق اور رلاقات رکھتے اور ان سے ملنے میں اپنی کسرشان نسبتھے، ایک دفعہ  
کوئی بزرگ تشریف لائے، حضرت سید صاحبؒ حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب  
ادام اللہ فیوضۃ کو ساختہ کے کران سے ملنے تشریف لے گئے اور جا کر بہت ادب و  
احترام سے طے، جب تک بیٹھے رہتے احترام کا خاص خیال رکھا، حضرت ہونے  
کے بعد حضرت مرشدنا نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے بہت اخلاص بننا، حضرت

## حضرت مرشدنا کو خلافت عطا کرنا

حضرت سید صاحبؒ کے وصال کے وقت مریدین اور تقدیریں کی تعداد سب  
ملا کر کل اٹھائیں تھیں۔ وصال کے قریب نجیبین بُوانے پوچھا کہ آپ کے بعد اس کام کم  
کون جاری رکھے گا، تھوڑی دیر تماں فرمانے کے بعد حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب اور  
مولیٰ عبد الصمد صاحبؒ کا نام لیا، بُوانے اسے جس نے فرمایا کہ ایکبھی کم غریب ہیں، اس پر حضرت  
سید صاحبؒ نے فرمایا کہ "میں تو ہوں"۔

## حلیہ شریعت

حضرت سید صاحبؒ کا قدیماں، بدن اکابر اور زنگ بہکاسان لولا تھا، لباس  
میں ایک عمومی ساکوتہ اور لنگی ہوتی، سر پر کچھی عمارہ اور کچھی دوپی طوپی پہنتے، با تھیں عصا  
رکھتے۔

## سادگی

حضرت سید صاحبؒ میں ظاہری شان و شوکت کا کہیں نام تک نہ ملتا۔

سید صاحب نے فرمایا وہ خوش ہو گئے، مجھ میں کیا کیا آئی۔  
حلم و بُرداری

حضرت سید صاحب بہت تحمل و بُرداری سے کام لیتے ایک دفعہ کسی اپنے  
اویٰ نے دعوت کی، حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب امام اشتبہ خواضی صحی ساختہ تھے ہر یعنی  
نے کھانا کھلانے میں انتیاز برنا با اثر اور ظاہری دولت مندوں کے ساتھ خصوصیت  
برنی جانے لگی جس پر حضرت مرشدنا نے حضرت سید صاحب کے مرتبے کا خیال رکھتے  
ہوئے اطمینان کیے گی فرمایا، حضرت سید صاحب نے تحمل ایسے لامبے میں فرمایا کہ کیا قیامت  
نہیں آئے گی؟ اسی طرح ایک دفعہ کچھ لوگ آئے تو حضرت سید صاحب کو عنقر کے  
لیے بلا کرسٹے کے وہاں پر لوگوں نے اچھا سلوک نہیں کیا اور وہ حکاوسے کر سجدہ کی  
پڑھیوں پڑھکیل دیا جو صاحب بلا کرسٹے کے تھے وہ بہت ہی شرمند ہوئے اور  
معدرت کرنے لگے لیکن حضرت سید صاحب نے تباہم فرمایا اور کہا کہ سر کار در وحالم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی شروع میں لوگوں نے اسی طرح کا سلوک کیا، خدا کا شکر  
ہے کہ تھاری وجہ سے اج مجھے اس ابتداء سُنت کی سعادت فضیب ہوئی۔

بہاں حضرت غلام سلیمانی صاحب کا جلال ش سوراخ وہاں حضرت سید صاحب  
کی یہ کیفیت تھی کہ ساری زندگی خصہ نہیں ایسا، اندھے جل شانے کرم خاص سے جلال  
اس کو مکے ساتھ حضرت سید صاحب کے رحمت کے ویسے مندر کو والبتر کیا حضرت

سید صاحب اجلب پر بہت کم خاہ ہوتے، انہما خنگی میونی سمجھتے تو دوستی بہت  
بے اوبو میکن یہ جلد کہنے کے بعد فوراً دیواری کے رحمت جوش ہیں آتا، فرماتے لیکن  
ایسا میں نہیں بنایا۔

غرض سید صاحب کا خلق سرا پتھری تھا، آپ کے کمالات اور خوبیوں کا بیان  
اسکان سے بہرہ ہے۔

من چر گویم یک رکم ہشیاریت  
شرح آں یارے کہ آں رایا نیت

## م Gouldat

حضرت سید صاحب اپنے معمولات اور اوراد و نطالفت میں زیادہ وقت از تبرہ  
میں صرف دوستی اور دعا دست عمل کا بہت خیال رکھتے، بخوبی کے بعد تین گھنٹے  
بیٹھتے، عشا کے بعد تین گھنٹے لوار اسی طرح فجر کے بعد تقریباً تین گھنٹے بیٹھتے، چاہتے  
اور ظہر کے بعد تقریباً ایک ایک گھنٹہ اور عصر کے پندرہ بیس منٹ بیٹھتے، حضرت سید  
صاحب قرآن تشریع ظہر کے وقت پڑھتے تھے، صلوٰۃ اتسیع اگر سفر میں ہوتے تو  
ایک مرتبہ ورنہ گھر پر دو مرتبہ پڑھتے، ایک دفعہ دن میں اور ایک دفعہ رات میں، حضرت  
مرشدنا حامد حسن صاحب امام اشتبہ خواضی فرماتے ہیں کہ حضرت سید صاحب جب  
کو پہنڈہ تشریع لاتے تو فجر کے وقت ہم لوگ گھنٹہ دیرہ گھنٹہ حضرت سید صاحب

سے اگر عرض کیا، حضرت سید صاحب نے نگاہ کی پھر فرمایا کہ حضرت خنزیر علیہ السلام  
تھے، دوسرے دن حسب معمول جب پھر پانی لینے کے تو حضرت خنزیر علیہ السلام  
دریے سے باہر کھڑے ہو کر بہشتی مرحم کو بلا نے لے گئے لیکن سنوں کا حال ہی جدا ہوتا ہے  
بہشتی مرحم یہ کہتے ہوئے حضرت سید صاحب کی طرف چل دیے۔ آج تک اپنے  
شہر، جن کے پاس جانے کی بُرکت سے آپ بلارہے ہیں انھیں کے پاس کیوں  
نہ جائیں۔

ایک دفعہ کو ہندہ میں حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب امام اللہ فیوضہ کے نالہ  
کے قریب پتلے راستے سے کمی لوگ گزر رہے تھے، حضرت سید صاحب اگر  
اگر تھے اور حضرت مرشدنا اور دوسرے لوگ پیچے پیچے تھے، سب لوگ نکل  
اگئے، ایک ملا صاحب پیچے پانی میں رہ گئے، حضرت سید صاحب نے فرکر  
دیکھا، محبت، شفقت اور استعجال نے سنبھی کی صورت اختیار کی، حضرت سید  
صاحب کچھ اس کیفیت میں بزم زیرِ بُرکت اور ملا صاحب پانی میں کھڑے تھے  
پچھو ہر بعد حضرت سید صاحب نے حضرت مرشدنا سے فرمایا کہ "جایئے دیکھے  
کیوں نہیں آتے" حضرت مرشدنا ان کے پاس گئے اور پوچھا کہ "یہاں کیوں کھڑے  
ہو چکے" لیکن ملا صاحب پر بھی سمجھی کی کیفیت تھی کہنے لگئے جس بات سے حضرت  
سید صاحب پر زیرِ بُرکت میں کیفیت طاری ہوئی چاہتا ہوں کہ کچھ دیر اور رہے۔

## جب کی کیفیت

حضرت سید صاحب پر جب جذب کی کیفیت طاری: ۱۔ ترجیب عالم ہوتا۔  
جذب کی حالت میں اگر کسی دوسرے پر نکلا ہو جاتی تو وہ بے خود ہو جاتا، امر قبہ کے عالم  
میں بھی گھنٹہ دار یہ گھنٹہ کے اندر اکثر بیس ہو چکیں ترہ یہ کیفیت طاری ہو جاتی، ایک  
وفہ جب کہ حضرت سید صاحب کو ہندہ میں حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب امام اللہ  
فیوضہ کے مکان پر تشریف فرماتھے۔ آپ پر جذب کی کیفیت طاری ہوتی، عصر کی نماز  
کے بعد جہاں آپ تشریف فرماتھے وہاں سے اٹھ کر جنوبی حصے کی طرف تشریف  
لے گئے اور غرب کے قریب تک بالکل بے ہوشی کا عالم رہا، غرب کی نماز اسی  
کیفیت میں ٹھپھی ملقاربہ کے بجائے لیٹ رہے، تھوڑی دیر کے بعد چاپائی سے نیچے  
ہاتھ بڑھایا حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب اسلام ائمہ فیوضہ نے سمجھا کہ شاید اب یہ  
کیفیت کم ہو گئی، جلدی سے چلم بھری، حاجی سیم ائمہ صاحب نے چاپائی کے  
پاس چلم پھونکنا شروع کیا تو ان پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی اور دونوں سخت سے نیچے گر  
ڑپے، حضرت مرشدنا طری دیر کے پیے بے ہوش ہوئے پھر ہوش آگیا، حاجی  
سیم ائمہ صاحب کے رقص کی بخوبی جب کھر میں پہنچی تو رکھیوں نے حضرت مرشدنا  
کی ہٹپیوں کو جو روٹی پکھاتی تھیں مجبور کیا کہ چلو حاجی جی کو دیکھیں، وہ دروازہ کے سامنے

سے آرہی تھیں کہ ان پہنچی جذب کی کیفیت طاری ہوئی، حضرت مرشدنا کے والد مرحوم  
الخینی پڑھ راندر لے گئے، حضرت سید صاحب نے اپنے کوتا بول میں کیا اور اسکے طبق  
کیفیت میں حضرت سید صاحب پیر شعر طریقہ رہے۔

ساز آباد خدا یاد ویرانے را  
یادہ مہرہ بنان بیج سلانے را

## کشف والسرار

حضرت سید صاحب کو کشف والسرار کے لیے کیفیت طاری کرنے کی خروت  
ٹپتی بکھلی آنکھوں سے وہ باہمی مشاہدہ فرماتے جوڑے بڑوں پر کیفیت و تغیراتیں  
ظاہر ہوتی ہیں۔ ایک دن ایک شخص جس کا لڑکا لاتپر تھا، حضرت مرشدنا حامد حسن  
صاحب امام احمد فیوضہ کے پاس آیا، حضرت مرشدنا نے حضرت سید صاحب سے  
اس بحبور باب پل کیفیت بیان کی، حضرت سید صاحب نے حضرت مرشد نے  
کھماک کر اس ٹپے سمندر پار کونسا ملک ہے، حضرت مرشد نے عرض کیا امریکہ، حضرت  
سید صاحب نے فرمایا۔ لڑکا اسی ملک میں ہے، یہ لوگ کامے میں وہ تو گوارا ہے  
کہاں لے کر زمین کھو رہا ہے۔ وہ تو پڑھا لکھا ہے گھر آنے کا اس کا کوئی خیال نہیں  
ہے، اس کے چار مہینے بعد امریکہ سے اس لڑکے کا خط آیا۔

ایک دفعہ حضرت سید صاحب کو ہندو میں تشریف فرمائے، شیخ عبدالرؤف

عن بدهو کے والد صاحب حضرت سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے اور  
شیخ جی کے طبرے بجان کے لیے جام القبیان کے مرض میں بتبلا تھے وصال کی درخواست  
کی، حضرت سید صاحب نے کوشش کی کہ حزن سلب ہو جائے لیکن ریڑھ کی  
ٹھری میں خون جنم گیا تھا اور مرض لا علاج ہو چکا تھا، اس لیے حضرت سید صاحب  
نے مجبوری کا اطمینان فرمایا، حضرت مرشد نے عرض کیا کہ غریب نے بہت رو رھو  
کی، آخر کی نفع ہوا، فرمائی نفع یہ ہوا کہ آئندہ کوئی پچ سپاہی ہو گا تو انشاء اللہ سے  
یہ مرض نہ ہو گا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سید صاحب تشریف فرمائے، حاضرین میں  
کسی نے دیافت کیا کہ اجکل قطب مار کون ہیں، لوگوں نے مختلف ناموں کے  
ساتھ قیاس آرائی کی، لیکن حضرت سید صاحب نے اس کی تردید فرمائی اور کہا  
مکر محفوظ میں وہ بر بینہ فیقر چو گلکیوں میں گھوکر تھے ہیں، وقت کے قطب مار ہیں۔  
حضرت سید صاحب نے گو بناہر ہر یادہ تعلیم نہیں پائی تھی، کبھی سخن کی  
ضورت پیش آتی تو انہا ناظر کو اردو کے الگ الگ حروف میں تحریر فرماتے ہیکن لہستان  
بانی کا حال یہ تھا کہ جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو یقید صفو و سطر کتاب کا حوالہ دیتے  
ایسا معلوم ہوتا گیا عدم و فتوں کے دفتر آنکھوں کے سامنے کھلے ٹپے ہیں۔

## تصریف کی قوت

حضرت سید صاحب کو تصریف کی جو قوت حامل تھی، وہ بیان سے باہر

کرو نیا بڑی کرامت نہیں اس پختہ مرشدنا نے بطور سفار عرض کیا کہ یہ کرامت نہیں تو حضرت پھر اس سے بُری اور کلامت کیا بہر سکتی ہے، حضرت سید صاحب نے فرمایا کہ اسست یہ ہے کہ دوزخی کو بُشی بنایا جاتے۔

### کارنامہ

حضرت امام ربانی مجدد العفت شافعی، شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ نے فتح بندر یہ سلسلے کو اندر اراج النہایت فی البدایت کے اصول پر باری کر کے اس تکمیل فوائی لیکن حضرت سید صاحب کا کارنامہ یہ ہے کہ باقی تمام بُرے سلسلوں کو اندر اراج النہایت فی البدایت کے اصول پر باری کر کے اس کی تکمیل فوائی۔ طریقہ عالیہ شپیریہ کو اندر اراج النہایت فی البدایت کے اصول پر باری کرنے کا واقعہ نہیں ہے کہ حضرت سید صاحب کو نہیں میں حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب امام اللہ فیوضہ کے یہاں چبورہ پر تشریف فرماتے تھے، ایک دن آپ کے ہجی میں یہ بات اُنی کو طریقہ عالیہ شپیریہ کو بھی اسی اصول پر لئے حضرت مجدد العفت شافعی سے پہنچتے نفس سے صلاح کی ابتداء ہوئی تھی اور قلب پر انتہا بخڑو مجدد العفت شافعی نے اپنی تعلیم کا اصل قلب کی اصلاح سے شروع کیا اس لیے جہاں دوسروں کی انتہا ہے وہاں ان کی ابتداء ہے۔ اسی بندرا پاس طریقہ کے بزرگوں پر، ہی محبت میں وہ شے علما نہاتے ہیں جو دوسرے طریقہ کے متینوں کو کہیں آخر میں حمل ہوتی ہے۔ اسی لیے اس طریقے کو اندر اراج النہایت فی البدایت، میں انتہا کا ابتداء میں دفعہ برگاہ لاتے ہے۔

بُہنے، اس کے باوجود حضرت سید صاحب بہت کم تعریف فرماتے، ایک دفعہ حضرت مولانا غلام سلانی صاحب حضرت سید صاحب کی قیام گاہ پر تشریف لائے مکان کے قریب ہی کچھ قبریں تھیں جن پر عذاب ہر رہا تھا، حضرت مولانا مصروفؒ نے فرمایا میر صاحب! آپ یہیں رہتے ہیں لوران لوگوں پر عذاب ہوتا ہے، پھر حضرت مولانا مصروفؒ نے توجہ فرمائی، اسے جل شائز نے آپ کی توجہ کی پر کتنے ان مردوں کو سنجات بخشی۔

آں دعا کے شیخ نے چوں مرد عاست  
فانی است و گفت او لگفت خدا است  
چوں خدا از خود وعا و گد کنسد  
پس دعا کے خویش را چل روکنسد

### کرامت

جب حضرت سید صاحب کو نہیں تشریف لاتے تو عصر سے پہلے یا عصر کے بعد تالاب کی طرف ٹھلنے تشریف لے جاتے، عصر سے پہلے جاتے تو نماز تالاب پر ہی پڑھتے، حضرت مرشدنا حامد حسن صاحب امام اللہ فیوضہ فرماتے میں کہ ایک دن میں نے بزرگان دین کے کشف و کرامات کے کچھ قسمتے سنائے حضرت سید صاحب خاموشی سے سُننے رہے، اس کے بعد فرمایا کہ مردہ کو زندہ

چلائیں جس اصول پر حضرت امام ربانی مجبد والعت شافعی نے نقشبندیہ سلسلے کو چلایا۔ پڑھو  
یہ تھا۔ طریقہ کے امداد میں فرمائیں گے یا نہیں، دوس بارہ منٹ تک خاموش ہے اسکے  
بعد دوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا میں نے حضرت خواجہ صاحب سے دریافت کیا تھا  
حضرت خواجہ صاحب نے بہت خوشی سے اجازت دی، اس کے بعد ناسوت ملکوت  
کی پہلی توجہ دی پھر تجلیات بدی تعالیٰ کی توجہ دی اور فرمایا اگر روشنی میں ہوگی تو کل اس  
کام شابدہ بے روشنی کے نہیں ہوگا۔ تجلیات باطن تھاں ہ لفظ اس تمام پنجاہ لہجے

### بیعت کی رسم کو ختم کرنے کی کوشش

حضرت سید صاحب مرتوج پیری مریدی کو پسند نہ فرماتے تھے، اشہد جل شانہ  
آپ نے کوشش کی کہ بیعت کرنے اور مرید ہونے کا سلسلہ ہی ختم ہو جائے اور  
بغیر بیعت ہوئے بھی طالب اپنی نزلیں طے کر سکے میکن اطاائع عشرہ کی تعلم  
کرنے کے بعد بغیر مرید کیسے آگے کارڈی چلنا شکل نظر آیا۔ اس لیے مجبوراً اطاائع  
عشرہ کی تعلم ختم کرنے کے بعد تمام قویہ کی توجہ سے پہلے بیعت کو ضروری قرار دا۔

### محافظہ علوم ہونا

اشہد جل شانہ نے حضرت سید صاحب کو محافظہ علوم کے لقب سے بھی فراز  
فرمایا، محافظہ علوم کا کام شریعت و طریقت دوں علوم کی خانلت سے متعلق ہوا

ہے۔ حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شرف حاصل تھا۔ اس  
یہ انشا اللہ جوں ہوں حضرت سید صاحب کے سلسلے کی تبلیغ کا دائرہ  
و سیع ہو گا۔ شرک و بدعات کا ہتھیصال ہو جائے گا، شریعت و طریقت کا علومنی  
سے ایک ذوسرے کی پیغمبری بھی جانے کے میں پھر سے چولی داس کا ساتھ ہو جائے گا  
علم و عمل اور محبت و اخلاص کے صحیح اور سچے پیکر سامنے آئیں گے جس سے دین کا احیا  
ہو گا۔

### قطب ارشاد ہونا

حضرت سید صاحب اپنے زملے کے قطب مداری نہ تھے، اشہد جل شانہ  
نے آپ کو قطب ارشاد کا درج بھی جس کا کام رشد وہدیت سے متعلق ہوتا ہے عطا  
و فرماتھا، اولیا سے امت میں الیمیہ سنتیاں بہت کمی ہیں جن کو یہ دوں، شرف  
حاصل ہیں، قطب مدار سے عالم خالی نہیں رہتا، ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے لیکن  
قطب ارشاد کا ہر وقت موجود ہتنا ضروری نہیں، اس کی روحاںیت اپنا کام کرنے  
رہتی ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج حضرت سید صاحب کو کچاس پچھن پرس ہر  
گئے پھر بھی آپ کی روحاںیت ایمان و معرفت اور رشد وہدیت کا نور پہنچا رہی ہے  
حضرت سید صاحب فرماتے تھے کہ میرے بعد کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں،  
یہ زمینہ کا میں نفس کی بنار پر کہہ رہا ہوں، نفسانیت میرے اندر نہیں، جو کچھ کہتا ہو

تخاری بھلائی کے لیے آتا ہوں۔

## حضرت ٹرس پیر صاحب اور حضرت سید صاحب

حضرت سید صاحب بھی شریف اپنے کو اولیائے سابقین میں سے حضرت شیخ عبدالقدار جیلانی سے تشبیہ دیا کرتے تھے، اتحکی دو انگلیاں جس طرح تصلیل ہیں اشارہ کر کے فرماتے کہ میں اور حضرت ٹرس پیر صاحب دو ذریں میں سے ہیں، جہاں آپ ہوتے میں مجھے بھی طلب فرمائتے میں اس لیے کہ جس طرح حضرت علی کرام شریوہ ائمہ اہل بیت اور حضرت ٹرس پیر صاحب اصالۃ مقام و لایت پر بلند فرانے کا منصب رکھتے تھے اسی طرح حضرت سید صاحب کو بھی پر شرف حامل ہئے دیکر اولیائے امت کو اصالۃ شرف حامل نہیں تھا یہاں تک کہ حضرت امام ربانی مجدد العفت شافعی شیخ احمد فاروقی سرہندی اپنے کو اس خدمت کی انجام دہی میں حضرت ٹرس پیر صاحب کا نائب تواریخیتے میں لکھتے ہیں کہ حمل میں یہ کام حضرت ٹرس پیر صاحب کی روحا نیت سے والبستہ ہے لیکن محمد کو یہ خدمت نیابتادی اگئی ہے اس کے عکس حضرت سید صاحب اس خدمت کی انجام دہی کے سلسلے میں اپنے کو حمل دیتا ہے میں چنانچہ ایک مزار کے متعلق بگھٹو تھی، حضرت سید صاحب دہاں جا کر کھڑے ہو گئے، لوگوں نے دریافت کرنا شروع کیا کہ کیا صاحب مزار دی تھے، حضرت سید صاحب نے ارشاد فرمایا تھے تو نہیں بگواب ہو گئے۔

## پر کریمان کار بادشو اواریت

اسی طرح حضرت سید صاحب کو پیشیت بھی حامل ہے کہ جس طرح حضرت امام ربانی مجدد العفت شافعی شیخ احمد فاروقی سرہندی اپنے وجود خاص کے لیے تحریر فرماتے ہیں کہ وہ پیغمبریت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، حضرت سید صاحب بھی پر شرف پورے طور پر رکھتے ہیں۔

## سلسلے کی تسلیخ و اشاعت

حضرت سید صاحب ایک دن اپنے گوشہ خاص میں دھنوفوار رکھتے اتنا دھنوفر میں خیال آیا کہ میں ایک گوشہ نہیں غریب اُدمی بُول، معلوم ہوا ہے یہ سلسلہ ذات خص تک ہی محدود رہے گا، اور یہ پیشیت بصورت غمکنا ہر جملی، لیکن پیشہ رکھتے خداوندی نے خوش فرمایا، معلوم ہوا کہ اشد جل شاذ اس سلسلے کو شرق سے غرب تک عام کیں گے، اشد جل شاذ کا شکر ہے کہ حضرت سید صاحب کی پرست اور حضرت مرشد نا عاجز من صاحب اولاد اشد فرض کی سی و کوشش لے اس کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں، آج ہندوستان کا شایدی کرنی بُرا گوشہ ایسا ہو جائے اس کی تسلیخ نہ پہنچی ہو لاد لوگ اس سے متوجہ نہ ہوئے ہیں، وہ وقت دو زینین جبکہ اشد اشد صرف ہندوستان بکھر بہ بکھر میں اس کی اشاعت پہنچی ہو گئی۔

## ارشادات

- (۱) تصوف کی حقیقت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "تصوف جملہ میں ہے تو  
ہے اور احسان کا دوسرا نام"
- (۲) شریعت و طریقت کافر سمجھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: "شریعت نام ہے  
سفر کرنا ظاہر سے باطن کی طرف اور طریقت نام ہے سفر کرنا باطن سے طرف ظاہر کے"
- (۳) پیری مردی کے سلسلے میں ارشاد فرمایا: "پیری مردی اور لوگوں کا کام ہے،  
میرا کام ہے خدا کے طالب کو خدا کے پاس پہنچانا ہے"
- (۴) کرامت کے تعلق ارشاد فرمایا: "مردود کو زندہ کرو دینا بڑی کرامت نہیں ہے  
کرامت ہے دوزخ کو بہشتی بنادینا"
- (۵) عرس کے بارے میں ارشاد فرمایا: "مغرب کے وقت جنفا تھے پڑھتے ہیں  
یہی عرس ہے"
- (۶) ریاضت و مجاہدہ کے تعلق ارشاد فرمایا کہ "اب ریاضت شاقد ضروری نہیں  
ہے بلکہ بیٹھے فیض کا انتظار کرنا ہے"

## مردین کے اسمائے گرامی

بنگال

ا۔ بنجین بُوا

- ۱۔ نظام الدین صاحب فردی پور بنگال
- ۲۔ امامت اللہ صاحب مرحوم بنگال
- "
- ۳۔ عید و بہشتی مرحوم
- "
- ۴۔ فردی مرحوم
- صبرحد، ضلع جونپور
- ۵۔ حاجی سیدم اللہ صاحب مرحوم
- "
- ۶۔ الیخاں شاہ صاحب مرحوم
- بنی پور، ضلع عظم کرڈ
- ۷۔ حسین علی مرحوم
- کہنڈہ، ضلع عظم کرڈ
- ۸۔ حضرت سولی عبداللہ صاحب مرحوم
- کٹمنڈی، لکھنو
- ۹۔ سولی عبداللہ صاحب مرحوم
- جلال پور
- ۱۰۔ جناؤ مرحوم
- "
- ۱۱۔ ذریم رحم
- حضرت مرشدنا کی امیہ
- ۱۲۔ حضرت مرشدنا کی بہیرہ
- حضرت مرشدنا الحاج اکفاظ حامی حسن العلوی امام اللہ فیوضۃ
- ۱۳۔

## کلمات طیبات

سوائچہ حیات حضرت سید عبد الباری شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا میں نے مطالعہ کیا  
کہ میں فوجوں راشتیں تھیں ان کو درست کر دیا تو سلیمان اس سے بیش از بیش  
فائدہ حاصل کریں اور اپنے آپ کو حضرت سید عبد الباری شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا  
صحیح نمونہ بنانے کی کوشش کریں۔

حضرت سید عبد الباری شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات میں پچاس سال  
کی تاریخی وجہ یہ ہے کہ میں ظاہر ابے یار و مددگار تھا۔ عدم الفرضتی، کاشتہ کاری کا  
پیشہ، دیہاتی زندگی اور بچپن اندیشے سے کہ اس کی اشاعت سے لوگوں کا جوام  
ہو گا شائع نہ کر اسکا۔ اب خدا کے فضل سے بہت سے مرکز ہو گئے ہیں، اُدی  
سب تقسیم ہو سکتے ہیں اور میرے یہاں جو تم کا زیادہ اندیشہ نہیں۔ میری عمر ۴۲ برس

کی ہو گئی ہے، تو مضمحل ہو چکے ہیں، ہیری طرف سے دوسرا سے لوگ اس کام کو  
کرتے ہیں۔ اب کام آسانی سے چل سکتا ہے۔  
احمد شاہ کو حضرت سید صاحبؒ کی عائد کردہ ذمہ داری کی حد تک پوری ہو  
سکی۔ خدا اس سرماہے آضت کو قبل فرمائے۔ وَا لَوْفِيقَى الْأَبَادَةِ وَهُنَّ أَنْجَمُ الْمُتَحَالِ

حامد حسن علوی غضروف والدیہ



## سلسلہ کا تعارف

حضرت مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہ صاحب اور امیر المؤمنین حضرت شیخ جوید  
کی شخصیتوں اور ان کے پاک کارناموں سے ہندوستان ہی نہیں بلکہ سارا عالم واقع ہے  
حضرت شیخ عبدالباری شاہ، حضرت مولانا غلام سلماںی صاحب، صوفی نقح علی حبیب  
اور صوفی فرمودہ صاحب کے واسطے سے اس سلسلے سے والتبہ میں آپ کے متولیین  
اذراaq النہایت فی البدایت کے اصول پر کاربند اور نسبت صوفیہ کے حامل ہیں۔

چشتیہ نظامیہ سلسلے سے آپ کا تعلق حضرت شاہ نیدا احمد صاحب بریوی کے  
واسطے ہے، دیگر سلاسل کے ائمہ سلاسل نے اویسی طریقہ پر آپ کو خود اج ذات  
خلافت نہیں۔

واللہ بخیص بر حترہ من یشاعر

## وصایا حضرت مرشد ناء

مولانا حافظ حامد حسن علوی رحمہ اللہ علیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

- ۱) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم  
اما بعد یا آیہما الَّذِينَ آمَنُوا تَقَوَّلُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ  
الْوَسِيلَةَ وَجَاهُهُ دُوافِ سَبِيلَهُ لَعَلَّكُمْ تَقْلِبُونَ  
اللہ رب الفرشت کے نزدیک قبولیت اور محبوسیت کے کچھ اصول ہیں  
جن سے بلند عزائم والوں کو ارتاسر ہونا اور کچھ معموری اور ناکامی کے اباب ہیں جن  
سے اصحاب فہم کو بچنا اور اختراز کرنا ضروری ہے۔
- ۲) بنیادی چیز جس سے ہر بنیادی کی ابتداء ہوتی ہے۔ خوف ندا ہے انسان ہیں  
اگر خوف خدا نہ ہو تو کسی طرح کی قبولیت ممکن نہیں۔
- ۳) محبت اللہی ترقی اور عروج کا بنیادی سرچشمہ ہے جو اصحاب محبت کی صحبت  
سے آسانی سے حاصل ہتا ہے۔
- ۴) اخلاص، اشد کی رضا اور اطاعت کے جذبہ سے عمل کی ابتداء ہوئی چاہیے

اگر یہ چیزیں متفقہ ہیں تو جو لوگ ان صفاتِ مالیہ سے مشصف ہوں ان کی محبت سے  
یہ چیزیں حاصل ہو سکتی ہیں۔  
(۳) مسنونہ اور مأثورہ اسنال میں کسب اور مجاہدہ ترقی کی راہ کھولتا ہے اور خارجہ  
کو دفع کرتا ہے۔ صفائی باطن کے لیے خلقت لازمی ہے۔ اس سے حال تمام ہے۔  
(۴) اصحاب تقویٰ کے اپس میں اخلاص و محبت سے متحابوں فی اللہ کا اندر  
مشتمل ہوتا ہے۔

(۵) حبِ دُنیا سب سے بنیادی خامی ہے جس سے اختر از کرنا لازمی ہے۔  
(۶) اختلاف جمیعت کو پر اگنہ کر دیتا ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ اپس  
میں اگر کسی بات میں اختلاف ہو تو خاموشی سے اس کا تذارک کرنا چاہیے جو غلطی  
پر ہو اسے محبت آئیز لجھ میں سمجھنا چاہیے تاکہ اختلاف بڑھنے سے پائے اور اپس کی  
محبت میں کوئی گڑ بڑھنے ہو۔

(۷) نیابت اور خلافت میں الہیت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ محض آبائی دراثت  
کو بنیاد بنانے سے مستقبل تاریک ہو جائیگا۔

(۸) نسبت صوفیہ کی تکمیل کے لیے اصحابِ نسبت کی تعلیم و تکمیل اور ان کا اخراج  
لازمی ہے۔

(۹) ریاضت شغل و اسنال کا حاصل تقربِ الٰی ہے۔ قدم سعی بیشتر برداشناک  
جنت الفردوس، دیدا بخدا حاصل ہو۔

### دستخط

حامد حسن صاحب علوی رحمۃ اللہ علیہ  
۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

۱۱۱) سند کے اجواب کو چاہیے کہ معافiat اور مسابقت کے علاط اثرات سے  
متاثر نہ ہوں۔ اپس میں اخلاص و محبت کا برازو رکھیں اور اپنے کو امام الطریقہ خیرت  
سید عبد البشاری رحمۃ اللہ علیہ کا مرید خیال کریں کہ اس سے بے شمار فائدے  
ہیں۔ وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا الْمُبَلَّغُ

## پیغام عمل

از شیخ طریقت غوث نماہ دینا و مرشدنا الحج احافظ خrst میلان محمد سعید حسین علیہ  
محمد و فصلی علی رسولہ الکریم و مائید کو الا اذوا لا لباب و مایتذ کو الا  
من یینب

ہو اُنکھم داع و محل داع مسئول عن دعیتہ کا حکم صادق اور بیان حق لازمی او ضروری  
جانے۔ ہدیہ سچھوٹا ہو یا بڑا اپنے موقع و مقام کی ذمہ داری قائم رکھے اور جہاں تک  
ممکن ہو اختلاف سے نچے شستگتگی، نشاط اور خوشی، ہر عمل، ہر قدم، ہر حالت میں  
ضروری ولازمی ہو، فاہنے باہیں، آگے پیچے نگاہ رکھنا، تھکنے کے لیے نہ ہو بلکہ اس  
یقین و اذعان کے ساتھ عمل ہو کہ اپنی خوبی سے خوبی ہے، اپنے کام سے کام، ہر  
شخص کو اپنے عمل کا نتیجہ خود کرنے سے ملے گا۔ کو شش چاہیے کہ ملکیں کا ایشارہ  
بنفسی، فتویٰ اور لواضن پیدا رہے۔ جو هرچ ہو اند کے لیے، جو کام ہو اسکی اطاعت  
کے لیے، جو غرض ہو اس کی رضا کے لیے، جو مقصد کی نہایت ہو، وہ ہو۔

جماعت میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور خراب بھی مخلص بھی ہوتے ہیں اور غیر بھی  
جماعت سچھوٹے طریقے پر قدم اور ہر انداز کے لوگوں سے بنتی ہے مگر چاہتی ہے کہ خبر  
قدم اٹھے پیچے نہ رہے، جہاں ہو اہو، آگے چلے، دل مکانے نہیں، نہ چھٹے ہے

دریں و رکھشتی فروشہ ہزار

(ایک بڑی تنبیہ ہے) کہ پیدا نہ کر تختہ بر کنار

بہترے اٹھے، کٹرے ہوئے، چلے، دوڑے، منزل کے قریب تک پہنچنے  
ولئے ہی ہوتے ہیں کہ کبھی کبھی بضیبی بستدار ہو جاتی ہے اور ہدیہ کے خسان میں پڑ  
جائتے ہیں، خوش بضیبی اور سعادت یہ ہے کہ انسان ستیقمن الاحوال اور خاتمه باخیر کا  
پورے خوف اور رجاء کے ساتھ خیال رکھے۔ جب خاتمه باخیر ہوا، ساری سعادتیں

مرشدنا کے چند خطوط بنام مولانا مخلصہ الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محبی! اسلام علیکم

احمد اللہ بخیرست ہوں، خطبلدا حالات سے آگاہی ہوئی، خوشی ہوئی کہ آپ  
حضرت چنگنے جگانے والے بننے کے لیے کوشش میں۔ اللہ جل شانہ تھامت بخشے  
آئیں، ہر کسے را بہر کارے ساختہ کے پیشِ نظر مختلف الہیت و صلاحیت والے  
اپنی اپنی الہیت اور صلاحیت کی انجام دہی میں کو تباہی کرنے سے اور اسے حق سے  
قادر کر جائیں گے۔ تقریبات کی الہیت والے حنات الادارہ میں مُرک جانے سے  
اعلیٰ منصب کے حق کی اوایلیں کی ذمہ داری کیسے ادا کر سکیں گے۔ روٹی بوٹی کی دُور  
میں اوتینیں نے جو کردار ادا کیے ہیں وہ قابلِ حرمت و استعجاب میں۔ رو حانیمیں  
کے مناصب ان کے مارچ متحاب السنات میں۔ صرف کھانا اور وقت گزارانہ اپنی  
بلند کردار نہیں کہا جاتا۔ سدرہ و طوبی کی رائیں، تقریبات کے منازل طے کردہ و  
بیان کردہ ہیں۔ ان پر لکھنا، ان کی کاموں میں وقت گزارنا کچھ خواص کا منصب  
ہونا چاہیے۔

سو شکور کی خوشی کا شودہ بنیں گی اور سلام اسلاماً کی بہار پیش نظر یگی۔  
ہوشیار! یہ طبود کی میراث ہے، بخوبی نہ پائے، سابقین و تصریحین کے  
اخلاف ہو، ناخلفت نہ کملائے جاؤ بساوا اکھو کرانسوس نہ کنٹاپے، بخوبی روانہ  
پڑے پھر اتحاد ملنے اور انسوس کرنے سے کیا حامل، جب و وقتِ عزیز شائع ہرچا  
اور قدر کے اوقات میں یہ دو یہ رہ جائے۔

شیطان ہمیشہ کا ہملا ہوا دشمن ہے۔ اس کی چالوں میں نہ آنا، اس کے سہلاوے  
میں نہ طپنا۔ اس کے دھوکے سے ہمیشہ ہوشیار رہنا۔ وہ لختیں کئی ذریثہ لا  
قیلا کر رہا ہے۔ وہ ہمیشہ گھات میں ہے اور تاک میں پھنسانے کے لیے بہت کی  
چالیں چل سکتا ہے اور گراہ کرنے کے لیے ہر طوف سے آواز دے سکتا ہے۔ ان  
عیادی نیس لک عَيَّاهُ سلطان و کفی بَرِيلَك و کیلا کی تائید اور سعادت کے  
اہل بنیں کے یہ طبی کامیابی ہے۔ وما توفیق الا بالله عليه فوكلت والیه اینب دہلما



لے طاہر لاثو حقی اس ندق سے مرتب پھی  
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

بلند پروازی، بلند حوصلگی، اعلیٰ کردار والے کہاں پائے جائیں گے۔ اگر کمزیر  
اسلام اشاعت اس کی جگہ نہ ہو گی۔ سجدہ مہمی نام کے لیے نہیں بلکہ بہنوں کی ہاتھ  
کی اسیدیں دہاں سے بندھنی چاہتی ہیں، ہدایت کی پایسیں بخنانے کے لیے کوئی بھر  
ہو جہاں یہ پایا سے سور و ملخ کی طرح حضیرہ شیریں کے پاس جمع ہوں۔ اللہ جل شانہ  
نے جو حق اور دو فہمی بعض الہمتوں کو دی ہے اس سے عرفان کا کام نہ یاگیا کیا تو  
ٹرے افسوس کی بات ہو گی۔ حظیرۃ التقدس، ملا اعلیٰ اور فویں قدیسیہ سے روابط اعلیٰ  
کردار والوں کے خواص ہیں۔ جن بیداری کے مکزوں میں یاد والوں کی شستہ ہو  
قدسیین کی فروع گاہیں ہیں غفلت شماری مذہبیم ہے ضیوفِ غمیبیہ کی ضیافت  
اور ان کے احترام کا حاظر رکھنے سے مقام بالا سے رساقی آسان ہوتی ہے۔ بڑوں کا  
شیوه جزو دموز سے خوش ہونا نہیں، ان کا شیوه رضاۓ الہی، تقریبات کے منزل  
قبولیت حاصل کرنا، اس کے لیے تنفس باقیت را فزندگی سہوا نہیں کو حفاظ  
میں رکھنا، زندگی کی ہر سانش پر خیال رکھنا ہے کہ غفلت سے نگز رے، ایسا کہا  
نہ ہو۔ اوقات میں ٹربی برگزیدہ سعیتیں گز رجاتی ہیں ان سے محرومی نہ رہے۔ اللہ  
 تعالیٰ سے تعلق داسن سے ضبوطی کا ہو۔ یاس کی گنجائش نہیں۔ ابھی حیات کے  
لحے باقی ہیں۔ اس نے حوصلے دیکھے، قبولیت نے سبقت کی۔ بہت کچھ مل

سکتہ ہے اور بن سکتا ہے۔ لگ کہ ٹربی با توں کو سمجھنے کی طرف دھیان دیں۔ لاءُ تَعْلِيمٍ  
کھلی ہے، مقرر ہیں تک و دو میں ہیں۔ اللہ جل شانہ پر ہم لوگوں کو بیش از بیش عنایت  
سے نوازے و ماذا اللک علی اللہ بغیز

وَسَلَامٌ

محمد سعید خاں  
۶ اگسٹ ۱۹۷۰ء

## مجی ۱ السلام علیکم

چیز ہے۔ اشتبہ شانہ اوقات کے قدر کی سعادت فضیب فرمائے اور بڑی ہمت کے ساتھ تو فیق دے کہ ہر تسویہ کو ختم کر دیا جائے اور نظام اوقات ایسا تھیں ہو کہ انسان کی زندگی معلوم ہو کر قید و بند کی زندگی ہے کسی محظوظ سے فصل نہیں اور کام سے غفلت نہیں۔ راحت کا مقام سالشوں کے ختم کے بعد ہے۔ راحت کی زندگی کی اشتعالی سئی شکر کی جزا ہے۔ فانی حیات میں دائمی حیات کے لیے کہنا ہے اور کرنا عمل اور حرکت حیات کے لوازم میں سے یہیں جس طرح بخش کی پیش اگر بند ہو جائے یا خلل پذیر ہو جائے تو قوام حیات منظم نہیں رہ سکتا۔ بھیک اسی طرح عمل ہیں خلل نظام حیات کو کھو کھلا کرنے والا اور پرانگی کا باعث ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اوقات کی پابندی ہر عمل کے لیے لانشی جانی جائے کسل تو کامل سے اختیاب کیا جائے اور ستمد نقل شیرازہ مجتمع کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ پابند لوگ قبولیت کی راہ پر روان و دوان اصحاب ہم عالیہ کی جماعت منظم ہو سکے جو بیداری اور عمل پیاری میں ایک دوسرے سے سابقت کرتی، اخلاص محبت سے کام کی انجام دی کرے۔

بے عملی کا درگ انسان اور انسانیت کی نیت جنمک اور تباہ کی ہے اسکا اندازہ کھو چکنے والوں سے کیا جاسکتا ہے۔ کسی کا اختت گیا اور تماج کوئی بخوبی نہیں کاشکوہ کر رہا ہے، کوئی سب کھو کھا کر عضو نظرن اور عطل بناتے ہے۔ جس بھگ تقریبات کی خوشیاں ہوتی تھیں اور ولایت ملتی تھیں جہاں کے اشاروں سو قیصر کی

احمد مشد خیریت ہوں، ملغوف خط ملا، حالات سے آگاہی ہوئی تماز اور عمل پر استحکامت کی طرف توجہ مزید بخوبیت طبع اور سعادت نفس کا ثبوت ہے اشتبہ شانہ اس خوبی کو قائم رکھئے تاکہ اشکر رضا کا مسٹر انداز نفس میں تمام اور جاگزیں ہو۔ انسان کا بے لیست و لعل تنہیہ اور نہ استہ کا جذبہ آئندہ ترقی کے لیے شگون نیک ہے، امید ہے کہ طمانیت نفس کا مردہ اشتبہ شانہ جلد فضیب فرمائے۔ کسی قدم کی مقام پر کتابے نہایت سیر و سفر کی بکیل کے لیے مناسب نہیں ہے۔ ہر صبح کیا خیر لائق ہے پر شام کیا سعادت سے بھری ہوئی ہے اپل عمل، بے تاب جذبات عمل سے پر، وارثکی کے ساتھ صبح و شام خیر و سعادت کے فضیب ہونے کے لیے دست بدعا ہوتے ہیں اور شر اور ضرری سے پناہ کی دعا مانگتے ہیں، کوئی محظوظ اور غلط سے گزر اور کوئی حرکت اور عمل بے شوری اور بے آگاہی سے انجام پایا تو کارگاہ شیش گران میں بہت تباہی اور پریشانی کا باعث ہے گا۔ هَلَكَ الْأَسْوَفُونَ ایک بڑی آگاہی ہے۔ ہر چیز موقت ہے کسی مقام پر کسل سے آگے سارے نظام میں خلل کا امکان ہے۔ اسکے اوقات کے ضبط کا بہت بحاظ رکھنا، فعال اور منضبط نفس عالیہ کے لیے بڑی اہمیت کی

اُنٹ پٹ سکتے اور ملکت ملکت کے تصرفات نہیں ہوتے، وہاں ممکن ہے آج افسوس کے سوا کچھ نہ ہو۔ یہ دن اناхلوی اور بے عمل کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے، اللہ جل شانہ بے عمل اور سُستی سے پکلتے۔ سب میں حرکت ہے عمل پیدا کرے، کہ زمانہ کا تھا ضرور پورا کیا جائے اور ذرّہ داری ادا ہو۔

دِسَامِ  
محمد سعید خاں  
۱۳، ستمبر ۱۹۶۰ء

## مُبَتَّی ! اسلام علیکم

عمل سے زندگی غربتی ہے اور عمل ہی فضل الٰہی کے ساتھ کامیابی کا مدار ہے، عمل کی خوبی بے نفسی ہے غصی اور اخلاص سے ہے۔ عمل کی خوبی کا انداز یوں سمجھنا چاہیے کہ عامل عمل کی انجام دہی میں ایسا محدود متغیر ہو کہ گویا آمر کو سچپم خود اس کے مجال و جلال، بطرت و جبروت، رافت و حمت کے انداز میں ایسا شاہد کر سکتا ہے کہ ہر تین حضوری ہے۔ منجدل توجہات غیرے منقطع ہوں کہ ادائیگی کی ہر حرکت، نشست و برخاست ہوزوں و مقابہ تعییل کے ساتھ انجام پائے۔ شاہدہ جمال و جلال میں عروج کے اس انداز پر ہو کر گویا خود ہو تجلیات، تمدنیات، تدبیات، ایسا گھیرے چھائے اور ڈھانپنے ہوں کہ خود معدوم اور فانی سا ہو ہرگز و ریشه ادا کے عمل میں ایسا ہنوا ہو کہ گویا خود ہر ایک اپنے وجود سے الگ الگ انجام دے سکتے ہے۔ یک نیشت تخلیق اور تصور کی آور نہیں ہر فی چاہیے بلکہ سچپم بصیرت و اہرنے پر مشاہدات کی راہیں کھلتی ہیں تو حقائق سکشف ہوتے ہیں کہ حقیقت خود کو منتوی ہے وہ مانی نہیں جاتی۔ تقریب کے اس تمام پر تصور باقی رہتا ہے تخلیق۔ سب فنا ہو چکتے ہیں۔ جملہ ہوائی قلعے سوار ہرے ہوتے ہیں۔ جب حق ہوتا ہے تو بحل جا چکتا ہو عمل کی ابتداء ہونی چاہیے۔ جلد تصورات جو از خود آتے ہیں، عمل کے تسلیل سے نکتے

جائیں گے تا انکداں سے صفائی ممکن ہوگی۔ قلب کا شعور بیداری کے اس تمام پر  
چونچے گاہماں سے حقیقت کی کریں لپتے آثار ظاہر ہرنے لگیں گی۔ عامل کو عمل کی نجم  
دہی میں سمجھے رہنا ہو گا تا انکے سائز کے لمحے پرے ہو چکے ہوں اور ظاہری حیات  
کے اوقات ختم ہوں جیقی رویت کا تھام سب سے آخری ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ  
نعمت نصیب فرمائے (آمین)

والسلام

محمد سعید خاں

۱۳ اگسٹ ۱۹۶۰ء

## مجی! السلام علیکم

امحمد اشاد بخیرت ہوں۔ بالا کوڑ سے صبح بخیر و نافیت واپس ہوا۔ آپ کا خط  
بلال حالات سے آگاہی ہری۔ اللہ جل شاد جذبات ہمت کو قبول فرمائے اور بہترین  
ثمرات سے زانے تعلقات کی ہتواری طبی نعمت ہے۔ منزل کی دُوری اس کی یہے  
عمل نہیں۔ شرق اور سیستان اشاد جل شاد بڑھائے۔ ابھی کوئی پروگرام طے نہیں کر سکا  
حالات مناسب ہوئے تو انشا اللہ طلاقات ظاہری آسان ہو سکے گے کام میں شفف  
اور قدر میں بیشتر عمل رہے کہ کرنا بابت ہے۔ اللہ جل شاد اوقات کے قدر کی  
 توفیق بخچے اور برکات حاصل کرائے۔ اللہ کی تائید پر اعتماد کرتے ہوئے ضبط اوقات  
کا خیال رکھیں اور اہتمام کے ساتھ طبی ذریت داریوں کو انجام دینے کے لیے کوشش  
رہیں۔ ایک نفس کی بھی اصلاح طبی کا کردار گل ہے۔ لوگوں کے ساتھ پرے اہتمام اور  
اہمک کے ساتھ اصلاح کی غرض سے شخول رہیں۔ اللہ جل شاد قدوسی ہیں بیداری  
اور شور بڑھائے اور احباب کو بیش از بیش عمل کی توفیق بخچے۔ مرکز اسلام اشاعت  
کو حقیقی معنوں میں روحانی اقدار پیش کرنے والا مرکز بنائے کرو گو۔ پورے طور پر تنفس  
ہو سکیں اور دین کی صحیح خدمت انجام ہو۔ اعمال میں قبریت ہو اور اشاد جل شاد  
اپنی رحمت کا فیضان بڑھائے۔

والسلام

محمد سعید خاں

